REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۳۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ — ۳۰ تبوک ۱۳۶۱ ہش — ۳۰ ستمبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ تبوک (ستمبر) - حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہاں موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور پرنور ان دنوں مع اہلِ خانہ لندن میں قیام فرما ہیں۔ عید الاضحیہ کا دوگانہ حضور لندن میں ہی ادا کریں گے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ —— احبابِ جماعت پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور اپنی خصوصی تائید و نصرت کے جلو میں بانیلِ مرام خیر و عافیت کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں لائے آمین۔

قادیان ۲۷ تبوک (ستمبر) - آمدہ اطلاعات کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مسجد بشارت سپین کی تقریبِ افتتاح میں شمولیت کے بعد فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ عید الاضحیہ سے پہلے لنڈن تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین —— مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ۔

عاجزانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے انتہائی روح پرور ماحول میں

مسجد بشارت سپین کا بابرکت افتتاح عمل میں آگیا الحمد للہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز افتتاحی خطاب

ہسپانوی پریس، ریڈیو اور ٹی وی میں تقریبِ افتتاح اور حضور پرنور کے دورہ کا وسیع پیمانے پر چرچا

ساڑھے چار ہزار سے زائد احباب و خواتین کی شرکت۔ اہلِ سپین کی طرف سے غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ!

قادیان ۲۶ تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی جانب سے یہاں ملنے والی اطلاعات کے مطابق سپین کے دارالحکومت میڈرڈ کی طرف جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر دور واقع قصبہ پیڈرو آباد میں سقوطِ غرناطہ کے ٹھیک ساڑھے سات سو سال بعد جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی پہلی مسجد "بشارت" کی افتتاحی تقریب پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۰ تبوک (ستمبر) بروز جمعۃ المبارک غایت درجہ کامیابی کے ساتھ عمل میں آئی۔ جس میں ساڑھے چار ہزار سے بھی زائد احباب و خواتین نے شرکت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک الاحسان العظیم۔

اس تاریخ ساز روحانی تقریب کی صدارت عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے سربراہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ اور حاضرین کو ایک ولولہ انگیز خطاب سے نوازا۔

گزشتہ ۷۰۰ سال کے دوران منصۂ شہود پر آنے والا یہ پہلا موقعہ تھا جب اہلِ سپین نے مسلمانوں کی خالصتہً ایک مذہبی تقریب میں اپنی غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور ایشیا، افریقہ، یورپ اور شمالی امریکہ کے درجنوں ممالک سے کثیر تعداد میں سپین آنے والے مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس مبارک تقریب میں شریک ہوئے۔

مسجد "بشارت" سپین کے باضابطہ افتتاح سے پہلے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ جس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے کم و بیش دو ہزار افراد نے شرکت کی۔ حضور پرنور نے خطبہ جمعہ میں مسجد کی تعمیر کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس مسجد کے بانی سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ان مبارک خواہشات، دلی تڑپ اور متضرعانہ دعاؤں کا تذکرہ کیا، جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت منصوبہ کو بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں مبشرِ اسلام محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کے قابلِ تحسین کردار، جلیل القدر خدمات اور اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر سرزمینِ سپین میں انہیں پیش آمدہ مشکلات کا بھی بہترین پیرائے میں تذکرہ فرمایا۔ اور احبابِ جماعتِ احمدیہ کو اس نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی راہ میں کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسجد "بشارت" کو اہلِ سپین کے لئے روشنی کا ایک ایسا مینار بنائے جس کی روشنی آخر کار پورے ملک کے لئے تنویر و ضیا پاشی کا سامان پیدا کرے۔ آمین

اسی روز بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں ملک کے مختلف ذرائع ابلاغ کے ۵۰ کے قریب نمائندگان موجود تھے۔

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سائیکل مارٹ۔ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

یہ پریس کانفرنس تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اور بفضلہٖ تعالیٰ بے حد کامیاب اور مؤثر ثابت ہوئی ۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مستقبل میں دنیا بھر کی واحد اُمید دینِ اسلام ہوگا ۔ جو رُوحانی اور اخلاقی ترقی کے ذریعہ تمام دُنیا کو نئی راہ دِکھائے گا ۔ حضور نے اس پریس کانفرنس میں فلسطینی مجاہدینِ آزادی کے ساتھ اپنی دِلی ہمدردی کا ذکر کرتے ہُوئے ان کے مقاصد کی مکمل تائید و حمایت فرمائی ۔ حضور نے فرمایا کہ فلسطینیوں کو غیر انسانی ظلم و تشدّد کا شکار بنایا گیا ہے ۔ جبکہ اِسلام ہر قسم کی ناانصافی اور تعصب کا مخالف ہے ۔ پریس کانفرنس سے خطاب کے بعد ایک گھنٹہ کی مجلسِ سوال و جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ صرف اسلام ہی بنی نوعِ انسان کے خوش آئند اخلاقی اور روحانی مستقبل کی ضمانت دیتا ہے ۔

ٹھیک سات بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے صحن میں افتتاح کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ۔ مسجد کا سارا میدان حاضرین سے بھرا ہُوا تھا ۔ بیرونی ممالک سے آنے والے دو ہزار سے زائد افراد جماعت کے علاوہ اڑھائی ہزار سے زائد سپینش احباب نے بھی اس تقریب میں شرکت کی ۔ ساڑھے چار ہزار سے زائد احباب و خواتین کے اس مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم بات پر خصوصیت سے زور دیا جو اسلام انسانیت کی اخلاقی و رُوحانی ترقی، مساوات، اور عدل و انصاف پر مبنی عالمگیر نظام کے لئے پیش کرتا ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام دلوں کو پیار اور بھائی چارے کے ذریعہ جیتنے پر یقین رکھتا ہے ۔ اور یہی وہ طریق ہے جو جماعتِ احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے دُنیا بھر کو اسلام کے ذریعہ فتح کرنے کے لئے منتخب کیا ہے ۔ حضور نے اپنے اس تاریخی خطاب کے دَوران حکومتِ سپین اور ہسپانوی عوام کا بھی شکریہ ادا کیا کہ ان کے جذبۂ خیر سگالی اور پُرجوش تعاون سے جماعتِ احمدیہ اس قابل ہوئی ہے کہ وہ خدائے عزّ وجل کی عبادت کیلئے یہاں پر اپنی پہلی مسجد بنا سکے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ولولہ انگیز تقریر کا ساتھ کے ساتھ سپینش زبان میں ترجمہ مکرم منصور احمد صاحب کرتے رہے تاکہ مقامی احباب بھی اس سے استفادہ کر سکیں (خطاب کا مکمل متن بدر کی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے) ۔ مسجد ”بشارت“ پیدرو آباد کے افتتاح کی اس مبارک اور پُرمسرت تقریب میں حضور پُرنور کے علاوہ محترم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف، فزکس میں پہلے نوبل انعام یافتہ مسلمان سائنسدان محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور سپین میں احمدیہ مُسلم مشن کے انچارج مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر (جو اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر ۱۹۴۶ء سے سپین میں مقیم ہیں) نے بھی حاضرین سے خطاب کیا ۔ ہر تقریر کا ساتھ کے ساتھ سپینش زبان میں ترجمہ کیا جاتا رہا ۔ آخر میں ایک سپینش احمدی مکرم عبد الرحمٰن صاحب نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور نے ایک طویل اور پُرصعوبت سفر اختیار کرنے کے بعد خود تشریف لا کر مسجد ”بشارت“ کا افتتاح فرمایا ۔

اس تقریب کا سب سے اہم اور قابلِ تحسین پہلو یہ تھا کہ ہسپانوی باشندوں نے بھی کثیر تعداد میں اس میں شرکت کی ۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیڈرو آباد کے میئر کو بطور یادگار تانبے کی پلیٹ پر اُبھرا ہُوا مسجد سپین کا ایک خوبصورت ماڈل تحفۃً پیش فرمایا ۔ اسی طرح دو احمدی بچیوں نے بھی اس موقعہ پر سپین کی بچیوں کے ساتھ تحائف کا تبادلہ کیا ۔

تقریب کے اختتام پر احمدیہ مسلم مشن پیڈرو آباد کی طرف سے ہسپانوی مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی ۔ اس تقریب میں باہر سے آئے ہُوئے تقریباً ایک درجن ممالک کے باشندے بھی شامل تھے ۔ یہ سارے احباب مقامی سپینش لوگوں کے ساتھ گھل مل گئے ۔ اور بڑی بے تکلفی اور یگانگت کا سماں پیدا ہو گیا ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد ”بشارت“ کے افتتاح کی یہ پُرمسرت تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی ۔ پیڈرو آباد اور اس کے گرد و نواح کے ممتاز شہریوں اور دوسرے لوگوں نے انتہائی شوق اور ولولہ سے ساری تقریب میں حصہ لیا ۔ تقریب سے قبل کئی روز سے زائرین کا تانتا بندھا رہا ۔ اہلِ سپین بڑے شوق کے ساتھ مسجد کی زیارت کے لئے آتے رہے ۔ پریس ، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ مسجد بشارت سپین کی اس تقریب افتتاح اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ سپین کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو ارضِ سپین پر اسلامی انقلاب کا نقطۂ آغاز ثابت کرے اور جلد سے جلد اس سرزمین کو توحیدِ حقیقی اور رسالتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ بنا دے آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

اُندلس کی سرزمیں میں

گونجی ہیں پھر اذانیں اُندلس کی سرزمیں میں
ابرِ کرم ہے برسا اُندلس کی سرزمیں میں

ناصرؒ نے جس کی رکھی بُنیاد اس زمیں پر
طاہر نے کی مکمل اُندلس کی سرزمیں میں

یہ مسجدِ بشارت، یہ خانۂ خُدا ہے
پھیلے گی اس سے رحمت اُندلس کی سرزمیں میں

ہر احمدی یہاں پر دیوانہ وار آیا !
پایا ہے فیض سب نے اُندلس کی سرزمیں میں

پُرسوز وہ دُعائیں وہ نعرہ ہائے تکبیر
گرما رہی تھیں دل کو اُندلس کی سرزمیں میں

انورؔ کی یہ تمنا اور دل کی یہ دُعا ہے
پھر سے صلیب ٹوٹے اُندلس کی سرزمیں میں

اے کاش جلد آئیں اسلام پہ وہی دن
قرآں کی ہو حکومت اُندلس کی سرزمیں میں

احمد سعید انورؔ ۔ بریڈ فورڈ

”قرطبہ“ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

مہرِ دیں سے چمکا ہے پھر اُندلس کا آسماں
رُوحِ طارق لے رہی ہے روشنی کا امتحاں

ناصرِ دیںؒ بانیٔ مسجد ہے اُن کے ہم عناں
قافلہ ہمراہ لئے سالارِ لشکر ہے رواں

لاکھوں تلواروں پہ بھاری اب ہے طاہر کی زباں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

کِھل اُٹھا اسلام کی وادی میں پھولوں کا چمن
آپ ہی تثلیث نے پہنا کے رکھا ہے کفن

خطۂ تثلیث میں دریائے وحدت موجزن
نعرۂ تکبیر سے گونجا ہے شیروں کا وطن

حمدِ ربّ العالمیں کا سوز ہے رشکِ جناں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

لَا اِلٰہ کی پیاس اِلَّا اللّٰہ سے بجھتی ہُوئی
پھر محمدؐ کی ردا ہسپانیہ پر چھا گئی

گود میٹھی چھاتیوں کی پھر سے فُرقاں کو ملی
نُور کے سائے میں پلنے کو ہے علم و آگہی

پھر مسلماں کو ملی اس جا حیاتِ جاوداں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

گُل کھلائے مہدیٔ موعودؑ کی آواز نے
یوں فرشتے اس کی سچائی کو پھیلانے لگے

سُرخ رُو اس کے ہی فرزندانِ فرزانہ ہوئے
اک نشانِ فتح و ظفر کا ہے خلافت کیلئے

حمد اور تسبیح کے پھولوں سے بھرا ہے گلستاں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

نعرۂ حق کی صداقت کا ملا ہے اک ثبوت
توڑ کر اک بار پھر سے سات صدیوں کا سکوت

پرچمِ اسلام لہرائے گا احمدؑ کا سپوت
پھر ہوئی تصدیق ہے اسلام ”حیٌّ لا یموت“

پیدرو آباد سے ہیں نُور کی ندیاں رواں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

ہو رہا قائم ہے پھر اک منبعِ عقل و شعور
پھر سے چمکے گی تجلیٔ الٰہی طور طور !!

پھر سے اک دانش کدہ پھیلائے گا دُنیا میں نور
آگہی ہر گام برسائیں گے ہسپانی غیور

احمدیت کی خلافت کا ہے اک روشن نشاں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

اے خُدائے لم یزل ہم پر ہو نظرِ التفات
ہم تری تحمید ہی گاتے رہیں دن اور رات

ہو محمد مصطفےٰ صلعم کی نعت مقصودِ حیات
پھول کھِل جائیں اُمیدوں کے تو مہکے کائنات

اپنے طاہر کے لئے ناظرؔ ہو ہر دم نغمہ خواں
قرطبہ کی گونج اُٹھی ہے ”بشارت“ سے اذاں

غلام نبی ناظرؔ ۔ یاری پورہ (کشمیر)

اہلِ سپین کی فتح محبت، عشق، خلوص اور عبادت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے

اور

کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا

اللہ تعالیٰ اِس مسجد کو تمام سپین اور یورپ بلکہ تمام دُنیا کے لیے رحمت و تسکین کا ذریعہ بنائے

اِس گھر کے دروازے ہر اُس شخص کے لئے کھلے ہوں گے جو خدائے واحد و برتر کو مان کر اُس کے حضور جھکے گا۔!!

مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم اور بصیرت افروز تاریخی خطاب

(فرمودہ ۱۰ تبوک ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد بشارت پیدرو آباد)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں۔ اُسی کی حمد سے میرا دل لبریز ہے۔ جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے۔ جو زمین و آسمان کا اور ہر اُس شئی کا جو ان کے درمیان ہے مالک ہے۔ اور ہر عارضی ملکیت بھی بالآخر اُسی کی طرف لوٹائی جائے گی۔ اور نہ کوئی عارضی مالک رہے گا اور نہ کوئی مستقل۔ مگر وہی ایک جو واحد و یگانہ ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ خالصۃً اُس کی عبادت کی خاطر آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اور اُسی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ اس کی ہدایت اور اُس کی مدد کے بغیر کوئی نہیں جو اُس کی سچی عبادت کی توفیق پا سکے۔ پس ہماری روحیں آج اُسی کے حضور سربسجود ہیں اور اُسی کو پکارتی ہوئی اُس کے آستانہ الوہیت پر گرتے ہوئے یہ التجا کرتی ہیں کہ اے وہ جو تمام ہدایت کا سرچشمہ ہے ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔ اور سیدھے راستہ پر قائم رکھ۔ یہاں تک کہ ہم اُس انجام کو پہنچیں جو راستبازوں کا انجام ہے۔ یعنی اُس سیدھی راہ پر چلنے والوں کا انجام جن پر تُو نے انعام فرمایا۔ اور جو تیرے حضور آخر تک راستباز ٹھہرے۔

اے ازلی و ابدی خدا! جو ہر نُور کا منبع اور ہر ہدایت کا سرچشمہ ہے ہمیں اُن بدنصیبوں کے انجام سے بچا جو ایک بار تیری سیدھی راہ پر چلنے کے باوجود اس راہ کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے۔ اور تیرے انعام کی بجائے تیرے غضب کا مورد ٹھہرے۔ اور اُن گم کردہ راہوں کے انجام سے بھی بچا جو چند قدم تیری راہ پر چلنے کے بعد اس راہ کو چھوڑ بیٹھے۔ اور تیری ہدایت کے نور سے عاری ہو کر شیطان کے ظلماتی راستوں پر بھٹک گئے۔

آج اس مسجد کے افتتاح کے دن ہمارے دل حمد و ثناء سے لبریز ہیں اور اُسی کا ذکر ہماری زبانوں پر جاری ہے اور اُسی کی یاد ہمارے جسم و جان کے ہر ذرہ میں رچ بس گئی ہے۔ اور ہمارے وجود مجسم دُعا بن چکے ہیں کہ اے خدا ہمیں اُن تمام ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق بخش اور اُن اعلیٰ اقدار کی حفاظت کی طاقت بخش جو ہر اُس مسجد کے ساتھ وابستہ ہیں جو خالصۃً تیرے نام پر تیری ہی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔

وہ اعلیٰ اقدار کیا ہیں؟ یہی کہ تیرے گھر کے دروازے تیری تمام مخلوق پر ہمیشہ وا رہیں گے اور بلاتمیز رنگ و نسل تمام وہ لوگ جو تجھے واحد و یگانہ جانتے ہوئے تیری چوکھٹ پر جھکنے کے لئے آتے ہیں تیرے گھر تک رسائی پائیں۔ اور کوئی نہیں جو اُنہیں اس میں داخل ہونے اور اس میں عبادت سے روک سکے۔ ہاں وہ فتنہ پرداز اور شریر لوگ جو عبادت کی بجائے فساد کی نیت سے تیرے پاک گھر میں داخل ہونے کی کوشش کریں ہم اُن کا معاملہ تجھ پر ہی چھوڑتے ہیں۔ اور تجھی سے التجا کرتے ہیں اور تجھی پر توکل رکھتے ہیں کہ اُن کے ناپاک قدم تیرے پاک گھر کو گندا کرنے کی توفیق نہ پائیں۔ اے خدا ہمیں توفیق بخش کہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ یاد رکھیں جو ہر اُس مسجد کے ساتھ وابستہ ہے جو خالصۃً تیرے ہی ذکر کو بلند کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صلح اور امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور مساوات اور اخوت اور محبت کا پیغام ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا خدا ایک ہے۔ اے ایک خدا کے پوجنے والو! تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ اور ہر نفرت اور ہر بغض اور ہر کینہ کو اپنے دلوں سے نکال دو۔ اور ہر اُس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے۔ اور انسان کو انسان سے جدا کرنے والی بات ہے۔ یہ مسجد پانچ وقت بلند اذانوں کے ذریعہ تمہیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے اور تم سب اُسی ایک خدا کے بندے ہو۔ ہر بڑائی اُسی کے لئے ہے۔ اور وہی ایک ذات ہے جو تم سب کی عبادت کے لائق ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی ایک ہو جاؤ تو اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! تم اُس واحد و یگانہ خدا سے اپنا تعلق جوڑ لو جو تم سب میں مشترک اور تم سب کا ایک ہی خدا ہے۔

ہر مسجد جو خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح و تحمید اور اسی کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے ہمیں اُس عظیم خطبہ کی یاد دلاتی ہے جو خدا کے بندے اور اُس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے وصال سے قبل آخری حج کے موقعہ پر دیا۔ یہ وہی تاریخی خطبہ ہے جو ہمیں توحید کے فلسفہ سے آگاہ کرتا ہے اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے تقاضے خوب کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ یہ وہ خطبہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ خالق کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا نہ کئے جائیں۔ یہ وہ خطبہ ہے جو تمام وہ حقوق گنواتا ہے جو اُس کے ہر ایک بندے کے اُس کے دوسرے بندوں پر ہیں۔ اور ہمیں سمجھاتا ہے کہ اگر تم مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرو گے تو صرف مخلوق ہی سے نہیں بلکہ خالق سے بھی کاٹے جاؤ گے۔ یہ وہ زندہ جاوید خطبہ ہے جو وقت کی دست بُرد سے آزاد ہے۔ اور چودہ سو برس گزرنے کے بعد آج بھی اُسی طرح تازہ اور شاداب اور زندہ و تابندہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس موقعہ پر موجود سوا لاکھ پرستارانِ توحید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

اَيُّهَا النَّاسُ اَلَآ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا

فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ وَ لَا لِاَعْجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ۔ وَ لَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَ لَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ۔ اَلَا وَ اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَ مَالٍ وَ مَاْثَرَۃٍ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمِیْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ دِمَآءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ۔ اَلَا اِنَّ کُلَّ رِبًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَآءِ۔ اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَآءِکُمْ حَقًّا۔ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ حَقًّا۔ اَرِقَّاءَکُمْ اَرِقَّاءَکُمْ اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَ اَکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔ اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ وَ اَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ۔

یعنی اے انسانو! سن لو کہ تم سب کا خدا ایک خدا ہے۔ اور تم سب کا جدِ امجد بھی ایک ہی ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی عجمی کو عربی پر برتری حاصل ہے۔ نہ ہی سفید کو سیاہ پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ ہی سیاہ کو سفید پر۔ سن لو کہ انسانی جان کی بے حرمتی یا مال کی بے حرمتی یا ایک انسان کا دوسرے پر جو ترجیحی سلوک جاہلیت میں قائم تھا میں آج قیامت کے دن تک کے لئے اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں۔ خبردار! کوئی حق تلفی نہ کرو، کوئی حق تلفی نہ کرو، کوئی حق تلفی نہ کرو۔ جاہلیت کے زمانہ کے خون در خون کے انتقام کا سلسلہ موقوف کیا جاتا ہے۔ جاہلیت کے تمام سود (جو حقوقِ انسانی کے استحصال کا ذریعہ تھے) موقوف کئے جاتے ہیں۔ عورتوں کے حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جس طرح تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں بالکل اسی طرح عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ قیدیوں کا خیال رکھو، قیدیوں کا خیال رکھو۔ جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ۔ اور جیسا لباس خود پہنتے ہو ویسا ہی اُن کو پہناؤ اور یاد رکھو کہ تمہاری جان اور تمہارے مال اور تمہاری عزت کی حرمت تم پر واجب کر دی گئی ہے۔ اس روز تک کہ تم اپنے ربّ سے ملو۔"

یہ وہی پیغام ہے جس کی حفاظت کے لئے اور جس کی رُوح کو از سرِ نَو زندہ کرنے کے لئے غلامانِ محمدؐ میں سے خدا تعالےٰ نے ایک عظیم غلام کو اِس زمانہ کا امام بنا کر مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہی نیک باتیں ہمیں یاد کروائے۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی باتیں ہیں۔ اور اپنے پاک نمونہ سے ویسی ہی ایک جماعت پیدا کرے جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی جماعت تھی۔ اور از سرِ نو پاک اسلامی تعلیم کو پاک انسانی اعمال کے سانچے میں ڈھال دے۔ میری مراد اُس عظیم غلام سے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے چودھویں صدی کے سر پر مہدی اور مثیلِ مسیح بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور جو اُمتِ محمدیہ کے لئے حیاتِ نَو کا پیغام لایا۔ اور کُل عالَم کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے اُس نے ایک عظیم مہم کا آغاز فرمایا۔ اور اس جماعت کی بنیاد ڈالی جو اسلام اور بنی نوعِ انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی اور جس کا نام جماعتِ احمدیہ ہے۔ آپ نے اِس دَور کے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ سچا اور کامل خُدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص مُلک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام مُلکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سر چشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور رُوحانی طاقت اُسی سے ہے۔ اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔ خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام مُلکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ .... پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں۔"

(پیغام صلح)

پھر فرمایا:۔

"اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔" (کشتی نوح)

اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے یہ وضاحت کی کہ:۔

"مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے انہی معنوں سے مَیں مسیح موعود کہلاتا ہُوں کیونکہ مجھے حُکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دُنیا میں پھیلاؤں۔ مَیں اس بات کا مخالف ہُوں کہ دین کے لئے تلوار اُٹھائی جائے۔ اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور مَیں مامور ہُوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے اُن تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دُور کر دُوں۔ اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بُلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہُوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دُشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہُوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔"

(اربعین)

اپنی جماعت کو تاکیدی نصیحت کرتے ہُوئے آپ نے ہدایت کی کہ:۔

"مَیں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہُوں کہ وہ ہمیشہ اِن ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابنِ مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔ اس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو۔ اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دِلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خُدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خُدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔"

(اسلام و جہاد)

غرض اسلام کے اِس محبت بھرے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان خواہ کسی رنگ و نسل و مُلک سے تعلق رکھتا ہو کوئی زبان بولتا ہو ایک ہی خدا کی تخلیق ہے۔ وہ ہمارا خدا جس کو ہم اللہ کے نام سے پکارتے ہیں ہر انسان کا خدا ہے۔ وہ سب قوموں اور مُلکوں پر مہربان ہے۔ سب انسان اس کی نظر میں برابر اور بھائی بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ بہت ہی رحم کرنے والا بہت ہی شفقت کرنے والا۔ اور بہت ہی قدرتوں کا مالک خدا ہے۔ جو اُس کی طرف جُھکتا ہے اور اُس سے مانگتا ہے وہ اللہ اُس پر بہت فضل کرتا ہے، بہت رحم کرتا ہے۔ آج انسانیت ایک عالمگیر اور خوفناک تباہی کے کنارا پر کھڑی ہے۔ جس سے بچنے کی تمام انسانی کوششیں بظاہر ناکام نظر آتی ہیں مگر ایک دروازہ اس تباہی سے بچنے کا آج بھی کھلا ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اپنے خالق و مالک اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے اور اس کے پیغام کو قبول کر کے اس کے رحم کا مورد بنے۔ آج ہم یہاں اسی لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ خدائے واحد اور برتر سے دعا مانگتے ہوئے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے اُس کے اِس گھر کو دُعاؤں اور مناجات سے آباد کریں۔

اِس گھر کے دروازے ہر اُس شخص کے لئے کُھلے ہوں گے جو خُدائے واحد و برتر کو مان کر اُس کے حضور جُھکے اور اُس کی عبادت کرے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ اِس مسجد کو تمام سپین اور یورپ بلکہ تمام دُنیا کے لئے رحمت و تسکین کا ذریعہ بنائے۔ اور جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو اپنے فضل سے

قبول فرمائے (آمین)

میں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے منصوبہ میں کسی نہ کسی رنگ میں کام کیا ہے۔ بالخصوص اِس شہر کی انتظامیہ اور سپین کے تمام اربابِ اقتدار کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اختلافِ مذہب کے باوجود زمین کے حصول اور تعمیرِ مسجد کی اجازت کے سلسلہ میں ہمارے لئے سہولت میسّر کرکے بین المذاہبی تعاون اور ہمدردی کا ایک وسیع دروازہ کھولا ہے۔

MAY ALLAH BLESS THEM ALL

لیکن یہ ذکر کرتے ہوئے سب سے نمایاں نام جو ذہن میں اُبھرتے ہیں جن کے لئے شکریہ کے ساتھ پُرخلوص دُعا دِل سے اُٹھتی ہے وہ اِس عمارت کے آرکیٹیکٹ مسٹر SR. JOSE LUIS LOPEZ LOPE DERIGO ہیں جنہوں نے محض فنی تعلق پر انحصار نہیں کیا بلکہ قلبی تعلق کے ساتھ اِس مسجد کی تعمیر اور تحسین میں نمایاں حصّہ لیا۔ اِسی طرح بجلی کا سامان بنانے والی سپین کی مشہور فرم SR. ANTONIO CARBONEL OF GENERATORS SEVILLA S.A. اور اس کے مالکان بے حد پُرخلوص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے اعلیٰ خُلق اور وسعتِ قلبی کا اظہار اِس طرح کیا کہ بجلی کا بیش قیمت سامان مسجد کے لئے پیش کر دیا۔ اللہ اِن دونوں کو اپنی بہترین جزاء سے نوازے۔ اور اُن سب کو بھی جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مسجد کی خدمت کی۔

لیکن پیشتر اس کے کہ میں اِس مضمون کو آگے بڑھاؤں میں یہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جہاں میرا دِل اِس مقدس خوشی کی تقریب کے موقعہ پر خوشی اور حمد کے جذبات سے لبریز ہے وہاں ساتھ ہی ایک درد کی کسک بھی پاتا ہے۔ جو ایک پیاری یاد کے نتیجہ میں اُٹھ رہی ہے۔ وہ یاد تنہا میری ہی ملکیت نہیں بلکہ دُنیا کے لکھوکھہا (MILLIONS) احمدی اِس یاد میں میرے شریک ہیں۔ اور میرے ساتھ یہ درد بانٹنے والے ہیں۔ صرف احمدی ہی نہیں خود اِس علاقہ کے وہ تمام خوش نصیب باشندے جنہوں نے اِس مسجد کے سنگِ بُنیاد کی تقریب کا مشاہدہ کیا اور ہمارے سابق محبوب امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعارف ہوئے وہ سب بھی بلاشبہ اِس میٹھی یاد اور اس سے پیدا ہونے والے درد میں ہمارے شریک ہیں۔ لیکن وہ مقدس آسمانی آقا جس کے نام کی عظمت اور تقدیس کی خاطر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے وہ ہمیں ہر دوسرے وجود سے زیادہ پیارا ہے۔ ہر چند کہ جانے والے سے ہمیں بہت محبت تھی لیکن بُلانے والا اُس سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ پس ہمارے دِل اس کی رضا پر راضی اور اُسی کے حضور جُھکے ہوئے ہیں۔ وہ ہر دوسرے وجود سے زیادہ ہمیں عزیز ہے۔ اور ہر دوسرے وجود سے زیادہ وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ وہ رحمت اور شفقت اور پیار کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جس کا نہ ازل میں کوئی کنارہ ہے نہ ابد میں کوئی آخری حد۔ اپنی مخلوقات سے اُس کی شفقت اور رحمت بے حد و حساب ہے۔ ہر مذہب جو رحمت کے اِس ازلی سرچشمہ سے پُھوٹتا ہے لازماً رحمت ہی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور بنی نوعِ انسان کے لئے سوائے سچے پیار اور ہمدردی کے اور کچھ نہیں پیش کرتا۔

اِس اٹل اصول کا برعکس بھی اسی طرح درست ہے۔ یعنی کوئی مذہب اگر خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے لیکن خدا ہی کے نام پر انسان انسان کے درمیان نفرت اور بُغض اور کینہ اور فتنہ اور فساد کی تعلیم دے تو یقیناً وہ مذہب جھوٹا ہے۔ کیونکہ محبت کے سینہ سے نفرت کا چشمہ نہیں پھوٹ سکتا۔ اور ماں کے سینے سے دُودھ کی بجائے زہرِ تلخ کی دھاریں نہیں بہا کرتیں۔ اِسلام کی سچائی کا ثبوت بھی اُس کی تعلیم میں مضمر ہے جو امن اور صلح اور محبت اور رحمت کی تعلیم ہے۔

آخر پر ایک دفعہ پھر میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اہلِ سپین کے لئے نیک جذبات کے سوا کچھ اپنے دِلوں میں نہیں پاتے اور اُن کو اُس خدائے واحد و یگانہ کی طرف بُلانے کے لئے آئے ہیں جس کی عبادت کے لئے کامل خلوص کے ساتھ آج ہم اِس مسجد کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دُنیا کے تمام مصائب اور تمام مسائل کا حل ایک اور صرف ایک ہے۔ کہ وہ اپنے خالق اور اپنے مالک اور اپنے ربّ کی طرف لوٹ آئے۔ تمام بنی نوعِ انسان کو محبت کے رِشتوں میں باندھنے کا اِس کے سوا اَور کوئی ذریعہ نہیں۔ جیسے ایک ماں اور ایک باپ کے بچے رحمت اور محبت کا ایک طبعی جذبہ اپنے دِل میں موجزن پاتے ہیں۔ ایک ہی خالق کی مخلوق ہونے کا یقین اور اپنے تعلقات کو اس یقین کے سانچے میں ڈھالنا ہی مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب میں بسنے والے انسانوں کو وہ محبت عطا کر سکتا ہے جس کو آج انسانیت ایک ایسے پیاسے کی طرح ترس رہی ہے جو پانی کے بغیر تپتے ہوئے صحرا میں ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔

پس اُس خدا کی قسم کھا کر میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں جس کے قبضے میں ہماری جانیں ہیں۔ اور جو دِلوں کے حال سے خوب واقف ہے کہ ہم اہلِ سپین کے لئے خدائے واحد و یگانہ اور بنی نوعِ انسان کی محبت کے سوا اَور کوئی پیغام نہیں لائے۔

دُنیا میں بعض ایسی قومیں بھی ہوں گی جو محبت کے سِوا بھی فتح کی جا سکتی ہوں اور فتح کی جاتی ہیں۔ لیکن اہلِ سپین اُن قوموں میں سے نہیں۔ اہلِ سپین کے متعلق تاریخ کا مطالعہ مجھے بتاتا ہے کہ اِس قوم کو محبت کے سِوا کسی اور ہتھیار کسی اَور کوشش کسی اور ذریعہ سے فتح نہیں کیا جا سکتا۔ اہلِ بصیرت تاریخ دانوں نے نپولین کی آخری شکست کے اسباب کا تجزیہ کرتے ہوئے کیا خوب لکھا ہے کہ نپولین کی ناکامی کا سب سے بنیادی اور سب سے اہم اور سب سے زیادہ تباہ کُن امر یہ تھا کہ وہ اہلِ سپین کے مزاج کو سمجھنے میں ناکام رہا۔ اور تلوار سے اِس قوم کو رام کرنے اور بیرونی حکومت کے قیام کی کوشش کی۔ جس کی سرشت میں ہی تلوار سے رام ہونا نہیں لکھا تھا۔ پس نپولین نے نہ تو رُوس کی یخ بستہ لق و دق برفانی وسعتوں میں شکست کھائی۔ نہ واٹرلو کے میدان میں اُس کی تقدیر کا فیصلہ ہُوا۔ اُس کی تقدیر کا فیصلہ تو سپین کے میدانوں اور سپین کے ٹیلوں اور سپین کے پہاڑوں پر ہُوا۔ اور اُسی روز اُس کے مقدر میں شکست لکھی جا چکی تھی جب اُس نے اہلِ سپین کے دِل تلوار کی قوت سے جیتنے کی کوشش کی۔

میں اپنے ربّ کی عطا کردہ بصیرت سے اور اُسی کی راہنمائی کے نتیجہ میں اِس یقین پر قائم ہوں کہ اہلِ سپین کی فتح محبت اور عشق اور خلوص اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدّر ہو چکی ہے اور کوئی اِس تقدیر کو بدل نہیں سکتا۔ لیکن ساتھ ہی اہلِ سپین کو میں یہ تسلّی بھی دیتا ہوں کہ محبت کی فتح تو ایک دو دھاری تلوار کی فتح ہُوا کرتی ہے جو ایک ہی وار میں مفتوح کی طرح فاتح کے دِل پر بھی چلتی ہے۔ اور فاتح اور مفتوح کے درمیان کوئی فرق نہیں رہنے دیتی۔ دونوں کو بیک وقت ایک دوسرے کی محبت میں تڑپتا چھوڑ جاتی ہے اور عاشق اور معشوق، فاتح اور مفتوح کے فرق مٹا دیتی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ایک عجیب دُنیا ہے جہاں فاتح مفتوح بن جاتا ہے اور مفتوح فاتح۔ دیکھو جب عاشق اپنے محبوب پر فاتح پاتا ہے تو اُس سے اُس کے مظالم کا انتقام نہیں لیا کرتا۔ بلکہ اور بھی اُس کے حضور گِرتا ہے۔ اور زاری کرتا ہے کہ عُذر پیش کرکے مجھے دُکھ نہ دو کہ تمہارے ہاتھوں جو بھی زخم لگا وہ زخم نہیں تھا علاج تھا۔

اَب میں اِس خطاب کو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ختم کرتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے امام بنایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں ؎

اے محبت عجیب آثار نمایاں کردی ؏ زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نہ آمد بسرم ؏ اے گردِ تو گردم کہ چہ احساں کردی

خدا کرے ہمیں تمام بنی نوعِ انسان سے ایسی ہی محبت کرنے کی توفیق نصیب ہو اور بنی نوعِ انسان کو وہ دِل عطا ہوں جو ایک دوسرے سے ایسی ہی محبت کرنے لگیں ؎

(بشکریہ ماہنامہ خالد ربوہ ضمیمہ ستمبر ۱۹۸۲ء)

منقولات

عذابِ الٰہی سے بچنے کی صُورت

سہ روزہ اخبار دعوت مجریہ ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء اپنے خبر و نظر کے کالم میں رقمطراز ہے:۔

"اور پھر یوں ہُوا کہ

ایک رات جب اچانک لوگوں کی آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو آگ کے بپھرے ہُوئے سمندر میں گھرا ہُوا پایا۔ ان کے چاروں طرف آگ ہی آگ تھی۔ جنگل، باغات، فصلیں اور اناج کے گھٹے جو انہیں بے حد عزیز تھے ایک ایک کرکے اس آگ کی خوراک بن رہے تھے۔ پھر یہ آگ بڑھتے بڑھتے آبادیوں تک پہنچ گئی۔ اور شعلوں کی تپش سے انسانوں کے چہرے مسخ ہو گئے۔ آنکھیں بے نُور ہو گئیں۔ اور جسم نیلے پڑ گئے۔ یہ آگ کا عذاب تھا جو قوم شعیب پر نازل کیا گیا۔ دریائے نیل اور دجلہ و فرات نیز بحیرہ روم کے کناروں پر آباد اس قوم کا قصُور یہ تھا کہ یہ ناپ تول میں ہیرا پھیری کرنے لگی تھی۔ ان کے طاقت ور اور با اثر لوگوں کے ہاتھوں زبردست اور کمزور لوگوں کی عزّت و آبرو محفوظ نہ رہ گئی تھی۔ لوگ اپنی بہو بیٹیوں کو مُٹھی بھر اناج کے عوض غیروں کے حوالہ کر دیتے تھے ماں۔ بہن۔ بیٹی اور بیوی کے رشتوں کا تقدس پامال ہو گیا تھا۔ عورتوں کی منڈیاں اور بازار سجائے جاتے تھے۔ مختصراً یہ کہ فحاشی۔ بد دیانتی۔ سرکشی اور فکر و عمل کی گمراہی نے پوری قوم کو اس طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور اصلاحِ حال کے امکانات بڑی حد تک معدوم ہو چکے تھے۔

یہ کوئی پہلا واقعہ نہ تھا

اور یہ اپنی نوعیت کا کوئی پہلا واقعہ نہیں تھا۔ اس سے قبل اور اس کے بعد بھی کئی قوموں کو اپنی بدکرداری اور نافرمانی کے سبب بدترین قسم کے عذاب سے دوچار ہونا پڑا۔ قومِ نوح پر پانی کا عذاب مسلط کیا گیا تو قومِ ھُود کی آبادیوں کو ایک تباہ کن آندھی نے بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکا۔ قومِ ثمود ایک ہولناک چیخ کی شکار ہوئی تو قومِ لوط کو پتھروں اور آگ کی بارش نے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ اہلِ یمن دریا میں غرق ہُوئے تو اصحاب السبت کے چہروں کو مسخ کر دیا گیا۔ اور یہ سب صرف اِس لئے ہُوا کہ یہ قومیں راہِ راست سے بھٹک گئی تھیں۔ انہوں نے راست روی کی بجائے ظلم و سرکشی کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ فکر و عمل کی گمراہی نے انہیں صراطِ مستقیم سے اس حد تک دُور کر دیا کہ واپسی کی کوئی اُمید باقی نہ رہ گئی تھی۔

یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے

آج اگر ہم اپنے معاشروں کا باریک بینی کے ساتھ جائزہ لیں تو یہ بات صاف نظر آئیگی وہ ساری برائیاں جو ان قوموں کی تباہی و بربادی کا سبب بنی تھیں بدرجہ اتم ہمارے اندر موجود ہیں۔ قتل۔ چوری۔ راہزنی۔ اغواء۔ زنا۔ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ۔ رشوت دھاندلی۔ جور و جفا غرضیکہ ہر بُرائی نہ صرف یہ کہ ہمارے معاشروں میں موجود ہے بلکہ ہم نے انہیں اوجِ کمال تک پہنچا دیا ہے۔ انصاف کے ادارے بے اثر ہو کر رہ گئے ہیں اور قانون کے محافظ قانون شکنی کی ایسی ایسی مثالیں قائم کر رہے ہیں کہ پہلے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ زور آور سب کچھ کرنے کے لئے آزاد ہے اور مظلوم کی فریاد حلق میں گھُٹ کر رہ جاتی ہے۔ کیا کوئی نیا عذاب آنے والا ہے۔ نہیں۔ یہ عذاب تو مختلف شکلوں میں جاری ہے۔ دو عالمی جنگیں جن میں کروڑوں لوگ ہلاک و زخمی ہوئے۔ اور اربوں کی املاک تباہ و برباد ہُوئیں۔ عذاب نہیں تو کیا تھیں۔ اور یہ آخری جنگیں نہیں تھیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد سے تباہی و بربادی کا یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ دُنیا کا کوئی نہ کوئی خطہ اس کی لپیٹ میں آتا رہتا ہے۔ اِس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ کروڑوں لوگ اپنے گھر بار اور وطن سے محروم، دوسروں کے سہارے بھکاریوں جیسی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ اگر یہ عذاب نہیں تو اَور کیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقی کے باوجود آج صُورتِ حال یہ ہے کہ انسانی آبادی کا دو تہائی سے زیادہ حصّہ خطِ غربت سے نیچے زندگی گذار رہا ہے۔ بھُوک اور قحط کے سائے مسلسل پھیلتے جا رہے ہیں۔ اور انسان اس کے شکنجے میں بُری طرح پس رہا ہے۔ پھر وہ لوگ جنہیں خوشحال کہا جاتا ہے، جنہیں بظاہر زندگی کی ہر آسائش میسّر ہے وہ حقیقتاً کس حال میں ہیں۔ ذہنی سکون کی دولت ان سے اِس طرح چھن گئی ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی وہ حاصل شدہ سہولتوں سے محظوظ نہیں ہو پاتے۔ کچھ مزید حاصل کرنے کی ہوس انہیں ہمہ وقت بے چین و مضطرب رکھتی ہے۔ اگر یہ عذاب نہیں تو اَور کیا ہے۔ ہم سب ایک بدترین قسم کے عذاب میں مبتلا ہیں اور یہ عذاب ہمارے اوپر اس وقت تک مسلط رہے گا جب تک ہم فطری کجروی سے نجات حاصل کرکے اپنے آپ کو قانونِ فطرت سے ہم آہنگ بنانے کی راہ پر نہیں چل پڑتے۔ دُوسرے لفظوں میں ہم دینِ فطرت کو ایک بار پھر سینے سے نہیں لگا لیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

(روزنامہ "دعوت" دہلی ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء)

اِس مضمون کا ایک ایک لفظ یہ بتا رہا ہے کہ اس وقت دُنیا عذابِ الٰہی میں گرفتار ہے۔ اور یہ عذاب کئی رنگوں میں آ رہا ہے۔ قرآن مجید پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک اتمامِ حجت نہ ہو تب تک کسی قوم کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ اور یہ اتمامِ حجت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس طرح ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (سُورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اور ہم کسی قوم پر ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک اُن کی طرف کوئی رسُول نہیں بھیجتے۔

(۲)۔ وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ۔ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظَالِمِيْنَ۔ (سورۃ الشعراء)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اس کے کہ اس کی طرف نبی بھیجے ہوں ہلاک نہیں کیا۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ اُن کو نصیحت پہنچ جائے اور ہم ظالم نہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں منہاج نبوّت پر خلافت کے قائم ہونے کا ارشاد فرما کر یہ بتا دیا کہ اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ایک نبی کو مبعوث فرمائے گا۔ جو آپؐ کا تابع اور آپؐ کا شاگرد ہوگا۔ بلکہ آیت

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

کے مطابق وہ آپ کا مثیل ہوگا۔ اس کی بابت حدیث مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ:۔

الظاھر انّ المراد بہ زمن عیسٰی و المھدی

کہ ظاہر ہے کہ منہاجِ نبوّت پر دوبارہ خلافت قائم ہونے کا زمانہ مسیح موعود اور مہدیؑ کا زمانہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

اور اس کے ساتھ ہی امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان قابلِ غور ہے کہ مجھے خدا نے الہاماً فرمایا:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔" (براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

پس اگر آج دُنیا مختلف عذابوں میں مبتلا ہے تو اس وجود کی تلاش ضروری ہے جسے ان عذابوں سے پہلے اتمامِ حجّت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی سُنّت کے مطابق مبعوث فرمایا ہے۔ وما علینا الا البلاغ ۞

خاکسار: بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وِلادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے عزیزم مکرم محمد انعام صاحب ذاکر کارکن لنگرخانہ کو مورخہ ۹/۹/۸۲ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحمید صاحب منڈی بہاؤ الدین (پاکستان) کا نواسہ ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار: (چوہدری) عبدالقدیر افسر لنگرخانہ
قادیان

رپورٹ نمبر ۲ بابت ۳۱ ر جولائی تا ۷ اگست ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اوسلو میں ورودِ مسعود

● ایئرپورٹ اور مشن ہاؤس میں پرتپاک استقبال ● تجدیدِ بیعت
● اجتماعی ملاقاتیں ● ناروے کے ایک وسیع علاقے کا دورہ
● اہم جماعتی مصروفیات

ناروے میں ورودِ مسعود

کراچی سے حضور مع اہل قافلہ ۳۰ و ۳۱ ر جولائی (جمعہ و ہفتہ) کی درمیانی شب ایک بج کر ۳۵ منٹ پر کے ایل ایم کے جہاز 747 (KL 854) کے ذریعہ ایمسٹرڈم روانہ ہوئے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کراچی میں حضور نے مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو جو اپنے خرچ پر یورپ جانے کے لئے پابرکاب تھے ازراہ شفقت اپنے ہمراہ جانے کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ افرادِ قافلہ کے علاوہ وہ دونوں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی معیت میں اسی جہاز سے روانہ ہوئے اور وہ اس تاریخی سفر میں حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کے ہمراہ ہیں۔ جہاز کراچی سے روانہ ہو کر رات کے ۵ بج کر ۴۰ منٹ کے قریب یونان کے دار الحکومت ایتھنز کے ہوائی مستقر پر رکا اور پھر وہاں سے روانہ ہوتے کے بعد کراچی سے ۹ گھنٹے کی پرواز مکمل کر کے ہالینڈ کے مقامی وقت کے مطابق ۳۱ ر جولائی کی صبح کو ۹ بجکر پانچ منٹ پر ایمسٹرڈم پہنچا۔ مبلغ انچارج ہالینڈ مشن محترم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغین ہالینڈ مکرم ناصر احمد صاحب شمس اور مکرم عبد الرشید صاحب نیز جماعت ہالینڈ کے احباب مکرم عبد العزیز جن بخش۔ مکرم عبد الحمید خان ورفیلدن۔ مکرم عبد العزیز بن لاخی مکرم شاہد محمود دیودرینک، مکرم عبد الجلیل صاحب ڈوگر مکرم طاہر منیر صاحب وغیرہم حضور کے استقبال کے لئے ہیگ سے وہاں آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ان سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر ان کی معیت میں ائرپورٹ وی۔ آئی۔ پی لاؤنج تشریف لے جا کر ان سے باتیں کیں حضور نے ان میں سے ہر ایک سے ان کی خیریت دریافت فرمانے کے علاوہ مبلغین سے ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے کوائف دریافت فرمائے اور انہیں ضروری ہدایات سے نوازا چونکہ حضور نے کچھ وقت بعد ہی ایمسٹرڈم سے اوسلو روانہ ہونا تھا اس لئے حضور جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمانے کے بعد کے ایل ایم کے ایک اور جہاز فلائٹ (KL/B 5) میں سوار ہوئے جہاز صبح دس بج کر دس منٹ پر ایمسٹرڈم سے پرواز ہوا۔ سوا گھنٹہ کی پرواز کے بعد راستہ میں گوتھن برگ اترا اور حضور کے استقبال کے لئے ناروے کے مبلغ انچارج محترم کمال یوسف صاحب اور نیشنل پریذیڈنٹ محترم نور احمد صاحب بولستاد کی سرکردگی میں اوسلو کی ساری جماعت ہوائی مستقر پر پہنچی ہوئی تھی نیز سویڈن مشن کے مبلغ انچارج محترم حامد کریم صاحب بھی اسی غرض سے گوتھن برگ سے اوسلو آئے ہوئے تھے اور ہوائی مستقر پر موجود تھے ان سب احباب نے حضور کا اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا بہت پرتپاک استقبال کیا حضور نے احبابِ جماعت کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور ان سے بہت خوش دلی کے ساتھ باتیں کیں۔

ہوائی مستقر پر حضور مبلغ ناروے محترم کمال یوسف صاحب اور نیشنل پریذیڈنٹ محترم نور احمد صاحب بولستاد کی معیت میں اوسلو کے احمدیہ مشن ہاؤس واقع فروگنر سٹریٹ تشریف لائے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد نور کی پرشکوہ عمارت اور اس کا صاف ستھرا اور پرفضا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور خوبصورت قطعات سے سجا ہوا تھا یہاں بھی ناروے کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے بہت سے احباب جمع تھے انہوں نے آگے بڑھ کر حضور کا بہت پرتپاک استقبال کیا حضور نے ان سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور ان سے بڑے پرشفقت انداز میں باتیں کیں۔ بعد ازاں حضور اور حضرت بیگم صاحبہ دیگر افرادِ خاندان کے ہمراہ مشن ہاؤس کی بالائی منزل میں تشریف لے گئے اور قیامِ اوسلو کے دوران وہیں فروکش رہے۔

مسجد نور میں ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں

مشن ہاؤس پہنچنے کے تھوڑی ہی دیر بعد حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں بعد ازاں حضور نے مسجد میں تشریف فرما ہو کر گفتگو کے رنگ میں احبابِ جماعت اور عہدیداران کو بیش قیمت نصائح سے نوازا حضور نے مبلغ انچارج صاحب سے ناروے میں احمدیوں کی تعداد دریافت فرمائی اور یہ معلوم ہونے پر کہ ناروے میں ڈیڑھ سو کے قریب احمدی آباد ہیں حضور نے مبلغ انچارج اور نیشنل پریذیڈنٹ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ناروے کے حالات پر غور کرنے نیز تربیتی، تبلیغی اور مالی امور پر بحث کرنے اور اس سلسلہ میں سفارشات مرتب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی مرکزی مجلس شوریٰ کی طرز پر یہاں بھی مستقل بنیادوں پر سالانہ مجلس مشاورت کے انعقاد کا نظام جاری کیا جائے اور اس کی روشنی میں ہر قسم کے پروگرام مرتب کر کے ان پر پوری محنت لگن، اخلاص اور مستعدی سے عمل کیا جائے۔

دوسری بات حضور نے یہ دریافت فرمائی کہ مسجد کے قریب سات میل کے دائرہ میں کتنے احمدی دوست رہتے ہیں۔ یہ معلوم کر کے کہ ایسے دوستوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ حضور نے فرمایا ان دوستوں کو زیادہ سے زیادہ نمازیں مسجد میں آ کر ادا کرنی چاہئیں اور اپنے کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے جن نمازوں میں احباب مسجد نہ آ سکتے ہوں وہ نمازیں بھی احباب کی عدم موجودگی کے باوجود مسجد میں باجماعت ادا کی جائیں کیونکہ حضور نے خواہ اکیلا ہی ہو انسان کی کوئی نماز جماعت کے بغیر نہیں ہوتی اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک گڈریا نے جو جنگل میں بکریاں وغیرہ چرایا کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کا سارا دن جنگل میں گزرتا ہے اس لئے وہ دن کے وقت نمازیں باجماعت ادا نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو تو تم جنگل میں اذان دو ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی جنگل کے کسی حصہ میں موجود اپنے کام میں مصروف ہو وہ اذان کی آواز سن کر آ جائے اس طرح تم دونوں نمازیں باجماعت ادا کر سکو گے اور اگر کوئی بھی نہ آئے تو تمہاری اقتدا میں فرشتے نماز ادا کریں گے اس کے بعد فرمایا اسلام عالمگیر مذہب ہے اس میں مسجد نہیں رکھی گئی ہیں اس نے نماز باجماعت کو ضروری قرار دیا ہے لیکن اس میں ایسی سہولتیں بھی رکھی ہیں ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر انسان اکیلا ہونے کے باوجود بھی باجماعت نمازیں ادا کر سکتا ہے نماز باجماعت کے لئے نہ مقتدیوں کی ضرورت ہے اور نہ مسجد کی ایک مومن کے لئے تو ساری زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا

لوگوں نے نماز باجماعت کے لئے خواہ مخواہ جھوٹی شرطیں بنا رکھی ہیں ہر جگہ اور ہر حالت میں نماز باجماعت ادا کی جا سکتی ہے جو لوگ بہت دور کے علاقوں میں رہنے کی وجہ سے مسجد نہیں آ سکتے انہیں چاہیئے کہ وہ دو دو تین تین ایک جگہ اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کریں اگر نماز باجماعت کا التزام نہ کیا جائے تو اس سے گمراہی کا دروازہ کھلتا ہے کیونکہ اگر آپ نماز باجماعت کا التزام نہیں کریں گے تو نئی نسلیں نماز سے ہی غافل ہو جائیں گی۔

حضور نے احباب ناروے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ایسے ماحول میں رہ رہے ہیں کہ آپ کے لئے دین کے جملہ احکام پر پورے عزم و تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونا ضروری ہے تاکہ نہ صرف یہ کہ آپ یہاں کے سرا سر مادی ماحول سے متاثر نہ ہوں بلکہ اپنی نیکی تقویٰ شعاری اور دینداری کی وجہ سے خود یہاں کے لوگوں کو متاثر کریں اور کوشش کریں کہ اسلامی ثقافت کی چھاپ (Cultural Impect) کے رنگ میں اُن پر بھی لگے اور انہیں احساس ہو کہ ان کا اندازِ زیست انہیں تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔

الا پُر معارف ارشادات سے احباب کو نوازنے کے بعد حضور نے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمایا اور ان کے جواب لکھوائے اور مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج سے تبادلۂ خیال فرما کر انہیں بعض امور کی انجام دہی سے متعلق ہدایات دیں۔

شام کی سیر اور مغرب و عشاء کی باجماعت نماز

بعدہٗ حضور قیامگاہ میں کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد شام کو افرادِ خاندان اور قافلہ کے دیگر افراد کے ہمراہ اوسلو کے ایک مضافاتی علاقہ میں موٹر کاروں کے ذریعہ ہوا خوری کے لئے تشریف لے گئے اس سیر میں مبلغ صاحب انچارج، نیشنل پریذیڈنٹ اور بعض دیگر مقامی احباب بھی شامل تھے۔ حضور کسی مقام پر ٹھہرے بغیر مشن ہاؤس واپس تشریف لائے اور پھر کچھ دیر بعد مسجد نور میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں جن میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ناروے میں ان ایام میں سورج دس بجے غروب ہوتا ہے۔

نماز پڑھانے سے قبل حضور نے نمازیں جمع کرنے یا علیحدہ علیحدہ مقررہ اوقات میں ادا کرنے کے متعلق مشورہ طلب فرمایا حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ احباب دور دور سے آئے ہوئے ہیں اور ان کے لئے دوبارہ آنا مشکل ہے اور پھر اکثر احباب نے علی الصبح ڈیوٹیوں پر بھی حاضر ہونا ہے اس لئے نمازیں جمع کرنا بہتر ہے حضور نے یہ مشورہ قبول فرماتے ہوئے نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد رات کے کھانے اور آرام کے لئے واپس قیامگاہ میں تشریف لے گئے

اوسلو میں قیام کا دوسرا دن

یکم اگست بروز اتوار اوسلو میں حضور کے قیام کا دوسرا دن تھا چار بجے صبح حضور نے مسجد نور میں تشریف لے جا کر فجر کی نماز پڑھائی۔ بعد ازاں حضور نے دفتری امور سر انجام دئے ۱۱ بجے صبح اہلِ قافلہ اور متعدد مقامی احباب کی معیت میں اوسلو کے جنوب مشرق میں [illegible] کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع نسودن تھانگن (NESUDEN TAGEN) کا علاقہ دیکھنے تشریف لے گئے یہ ایک نہایت پُرفضا پُرسکون اور پہاڑی مقام ہے جہاں لوگ بالعموم چھٹیاں گزارنے جاتے ہیں یہاں حضور نے اپنے عزیز خاندان اور اہلِ قافلہ کے ہمراہ [illegible] تقریباً دو گھنٹہ تک سیر کی۔ اس دوران حضور بعض پہاڑیوں پر بھی چڑھے اور ان مناظر قدرت میں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے حسین جلووں کا نظارہ کرتے رہے اور زیر لب اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے رہے وہاں سے اوسلو واپس تشریف لا کر حضور نے مسجد نور میں ظہر کی نماز پڑھائی اس وقت احباب اور اطفال مسجد میں کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے وہ سب نماز میں شریک ہوئے

اطفال کا دینی معلومات کا امتحان

نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب حضور کی نظر اطفال پر پڑی تو حضور نے انہیں بلا لیا اور ان کے ساتھ بہت پُر شفقت انداز میں باتیں کیں۔ وہ سب حضور کے سامنے نصف دائرہ کی شکل میں بڑے مؤدبانہ بیٹھے تھے۔ حضور نے ان سے پوچھا کیا آپ کو نماز سے متعلق چھوٹے چھوٹے مسائل کا علم ہے؟ بچوں نے اثبات میں جواب دیا اس پر حضور نے فرمایا اچھا آپ کا امتحان لیتے ہیں ابھی پتہ لگ جائے گا آپ کو ان مسائل کا کہاں تک علم ہے حضور نے بچوں سے نماز کی رکعات کی تعداد اور نماز میں قصر کی رعایت سے متعلق سوالات دریافت کئے زیادہ تر سوالات کے جواب مکرم مبشر احمد صاحب کے بچے عزیز کامران اور نعمان دے رہے تھے انہوں نے بعض سوالات کے جواب درست دئے اور بعض کے غلط ایسا معلوم ہوتا تھا کہ امتحان کے نام سے کچھ گھبرائے ہوئے ہیں اور جلدی میں جواب غلط دے جاتے ہیں۔ نصف دائرے کے آخری سرے پر ایک بچہ جو شکل سے بہت ذہین معلوم ہوتا تھا بالکل خاموش بیٹھا تھا حضور کے دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ یہ مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب آف ہالڈن کے فرزند معین الدین محمود ہیں انہیں اردو نہیں آتی البتہ انگریزی اور نارویجین خوب بولتے ہیں۔ اس پر حضور نے ان سے انگریزی میں سوالات کئے جن کے انہوں نے بالکل صحیح جواب دئے حضور ان کی دینی معلومات سے از حد مسرور ہوئے اور انہیں بہت شاباش دی اور ازاں حضور نے ان بچوں کو جنہوں نے صحیح جواب نہیں دئے تھے بہت سہل انداز میں نماز کے مسائل بتائے بعد ازاں حضور نے مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج کو مخاطب کر کے ہدایت فرمائی کہ بچوں کے علیحدہ اجلاس کلاس کی شکل میں منعقد کر کے انہیں دینی مسائل سکھانے کا انتظام کیا جائے نیز والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ گھروں پر اپنے بچوں کو دینی مسائل اور اسلامی آداب سکھانے کی طرف خاص توجہ دیں تا کہ ان کی صحیح رنگ میں اسلامی ماحول میں تربیت ہو سکے اور وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بن سکیں حضور نے عزیز موصوف کو جو امتحان میں اول آئے تھے نصیحت فرمائی کہ وہ یورپی زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو بھی سیکھیں اور اس میں مہارت حاصل کریں تا کہ وہ اچھی طرح دین سیکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگلی دفعہ جب میں آؤں گا تو تم سے اردو میں باتیں کروں گا اس وقت تک تمہیں اردو پر اتنا عبور حاصل ہو جانا چاہیئے کہ تم اردو میں باآسانی لکھ سکو اور گفتگو کر سکو عزیزم موصوف نے اردو سیکھنے کا وعدہ کیا اس پُر لطف مجلس کا اختتام پذیر ہوئی اور حضور قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

تجدید بیعت اور اجتماعی ملاقات

یکم اگست حضور نے ۵ بجے سہ پہر مسجد میں تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی چونکہ نماز کے بعد تجدید بیعت اور اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا اس لئے احباب جماعت اور مستورات اپنے کاموں سے فراغت حاصل کر کے اور بالخصوص احباب اپنی ڈیوٹیوں سے چھٹی لے کر بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے مسجد احباب سے پوری طرح بھری ہوئی تھی اور تہ خانہ کا حصہ مستورات سے پُر تھا۔

نماز عصر کے بعد دستی بیعت لینے سے قبل حضور نے احباب کو مخاطب کر کے بیعت کی حقیقت، اس کی اہمیت اور روح بیعت پر بہت بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی حضور نے فرمایا ایک مومن کی زندگی میں سب سے اہم موقع وہ ہوتا ہے جب وہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے کیونکہ اس موقع پر وہ جو عہد کرتا ہے وہ کسی انسان سے نہیں بلکہ اپنے خدا سے عہد کرتا ہے خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے نتیجہ میں انسان پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں خدا ہی توفیق دے تو یہ ذمہ داریاں ادا ہو سکتی ہیں اس لئے ہر بیعت کنندہ پر ایک یہ ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ جہاں بیعت کے عہد کو نبھانے میں کوشاں رہے وہاں بیعت کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتا رہے۔

بیعت کی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جہاں تک بیعت کی حقیقت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۔

(التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ۔ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

حضور نے واضح فرمایا کہ بیعت میں دراصل ایک مومن اللہ کے ساتھ سودا کرتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا مال اللہ کے ہاتھ بیچ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیمت اگر بیچنے والا اپنے عہد پر پوری طرح قائم رہے اور اس کا کامل مومن ثابت ہو جنت کی شکل میں ادا کرتا ہے یعنی وہ اس کے لئے جنت مقدر کر دیتا ہے۔

بیعت کی حقیقت کے بعد تجدید بیعت کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں ایک مرکز قائم فرمایا۔ اصل خلیفۃ اللہ آپ ہی تھے یہ مرکز ہمیشہ قائم رہنے والا ہے لیکن اس کے مظہر بدلتے رہے ہیں [illegible] [illegible] نائب اللہ ہونے کے بعد [illegible]

اس مرکز کے ساتھ وابستگی قائم رہنے کے لئے استخلاف کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ مرکز خلافت راشدہ کی شکل میں قائم رہا اور خدا تعالیٰ مومنوں کے خوف کو امن میں تبدیل کرتا رہا جب تک مومن شکر گزار بنے رہے خلافت بھی قائم رہی جب مسلمان ناشکری کے مرتکب ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ نعمت ان سے چھن گئی پھر آپ ہی کی پیشگوئی کے مطابق اس کا دوبارہ اجراء سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا ہے اور آپ کے بعد یکے بعد دیگرے مظہر ظاہر ہوتے اور ہو رہے ہیں جب بھی مظہر بدلے گا بیعت کی تجدید ضروری ہو گی اس کے بغیر وحدت قائم نہیں رہ سکتی اور گناہوں سے توبہ کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکتا تجدید بیعت کی ضرورت و اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور نے فرمایا روح بیعت یہ ہے کہ بیعت کرنے والا نفس سے خالی ہو کر کامل اطاعت کی روح اپنے اندر پیدا کرے اور اگر اس راہ میں آئے اپنی جان، اپنی عزت، اپنی شئی اور مال کو چھوڑنا پڑے تو دل میں جبر نہ آنے دے خلیفہ جب کوئی فیصلہ کرے وہ صحیح ہو یا غلط بیعت کنندہ کا فرض ہے کہ وہ دل میں میل لائے بغیر انشراح

قلب کے ساتھ اسے قبول کرے، اس پر عمل پیرا ہو اور طاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائے اس کے لئے اخلاص کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اخلاص کے باوجود انسان سے کمزوری ظاہر ہو سکتی ہے لیکن اگر انسان کی نیت صاف، سیدھی اور کھری ہو تو خدا تعالیٰ اُسے کمزوریوں سے بچا لیتا ہے اور اگر اس سے کمزوری سرزد بھی ہو جائے تو خدا تعالیٰ اُس کے بداثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نظامِ وصیت کے تحت ادا کئے جانے والے چندوں اور شرح کے مطابق ادا کئے جانے والے چندہ عام کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ جو شخص اپنی آمد چھپاتا ہے یا جھوٹ بول کر کم چندہ ادا کرتا ہے وہ اپنے مال کو ناپاک کرتا ہے اور بیعت کے عہد کو جو اس نے خدا سے کیا ہے توڑتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اب آپ نے جو بیعت کرنی ہے وہ دراصل اللہ ہی سے بیعت کرنی ہے اگر آپ عہدِ بیعت کی خلاف ورزی کریں گے تو وہ علام الغیوب جس سے آپ نے بیعت کی ہے اس سے یہ بدعہدی چھپ نہیں سکے گی وہ خوب جانتا ہے کون عہدِ بیعت پر قائم ہے اور کون اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ بیعت کے بعد آپ کا کچھ نہیں رہا سب اللہ کا ہو گیا ہے اور اب اس کی اجازت سے ہی آپ اسے اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں اُس کی اجازت یہی ہے کہ شریعت کے احکام اور خلیفہ وقت کے فیصلوں کی پابندی کریں اور انشراحِ قلب کے ساتھ پابندی کریں حضور نے واضح فرمایا کہ وصیت کی شرح میں جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ ہے کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہاں جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے جو شخص اپنے حالات کی مجبوری سے پوری شرح کے مطابق چندہ نہ دے سکے وہ خلیفہ وقت سے درخواست کر کے چندہ میں کمی کی باقاعدہ اجازت حاصل کرے اپنی آمد کے بارہ میں جھوٹ بول کر اپنے مال کو ناپاک نہ کرے اور اس طرح عہدِ بیعت کو توڑنے والا نہ بنے۔

حضور نے فرمایا جب میں بیعت لیتا ہوں تو ساتھ ساتھ میں خود بھی بیعت کر رہا ہوتا ہوں اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ سمجھ رہا ہوتا ہوں۔

ان بصیرت افروز ارشادات کے بعد حضور نے اجتماعی بیعت لی حضور نے ہدایت فرمائی کہ مبلغ انچارج مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ اور نیشنل پریذیڈنٹ مکرم نور احمد صاحب بولستاد آگے آ کر حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں گے اور باقی احباب ان دونوں کے کندھوں اور پھر ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کے الفاظ دہرائیں گے چنانچہ اس کے مطابق حضور نے اجتماعی بیعت لی احباب جب پورے جذبہ و جوش کے ساتھ حضور کی اقتداء میں بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے تو ان پر عجیب ربودگی کا عالم طاری تھا اس مقدس و مطہر ماحول میں ناروے کے احباب کو مرکز سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

بیعت لینے کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ یہ دعا بھی ایک خاص شان کی حامل تھی۔ خشوع و خضوع اور والحاح کا یہ عالم تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ روحیں آستانہ الٰہی پر بہہ نکلی ہیں۔

اوّل آنے والے طفل کیلئے انعام

اجتماعی بیعت سے مشرف ہونے کے بعد سب احباب مسجد میں ہی دوبارہ صفوں میں ہی ایستادہ ہو گئے حضور نے صفوں کے درمیان سے گزر کر جملہ احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اکثر احباب اپنے بچوں کے ہمراہ آئے ہوئے تھے اور نوعمر بچوں کو انہوں نے اپنی گود میں اُٹھایا ہوا تھا حضور شرفِ مصافحہ عطا کرتے وقت بچوں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرتے جاتے تھے اور نوعمر بچوں کو پیار کر کے اُن سے انہی کے لب و لہجہ میں میٹھی میٹھی باتیں کرتے جاتے تھے۔ یہ لمحات احباب کے لئے بہت ہی پُرمسرت تھے وہ دستی بیعت اور مصافحہ کا شرف عطا ہونے پر پھولے نہ سماتے تھے وہ ایک دوسرے کو اس خوش بختی پر دیر تک مبارکباد دیتے رہے۔

اجتماعی ملاقات کے درمیان جب حضور مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب آف ہالڈن کے پاس پہنچے تو اُن کے فرزند عزیز محمود سلمہ کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے حضور نے فرمایا آج بعد نماز ظہر اطفال کا دینی معلومات کا جو امتحان ہوا تھا تم اس میں اوّل آئے ہو تمہاری یہ کامیابی اللہ تعالیٰ مبارک کرے یہ فرمانے کے بعد حضور نے اپنے جیب میں سے ایک خوبصورت کیس میں رکھا ہوا شوخ رنگ کا خوبصورت بال پین نکالا اور عزیز موصوف کو یہ پین عطا کرتے ہوئے فرمایا لو یہ تمہارا انعام ہے بچہ اپنے آقا سے یہ انعام پا کر از حد مسرور ہوا اور اس نے نہایت ادب سے ہاتھ ملا کر اس شفقت خاص پر حضور کا شکریہ ادا کیا جب حضور انعام دے رہے تھے بہت سے کیمرے اس یادگار لمحہ کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر رہے تھے۔ مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب کی درخواست پر حضور نے ان کے اور ان کے اس ہونہار بچہ کے ساتھ علیحدہ فوٹو بھی کھچوایا اس موقع پر احباب نے ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے فرزند کو اس کی اس خوش بختی پر بہت مبارکباد دی۔

اجتماعی کھانا

یکم اگست کو ہی شام نو بجے حضور کی معیت میں اجتماعی کھانے کا اہتمام تھا اس کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو نے کیا تھا اور کھانا بھی خدام نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔ مسجد کے مشرقی حصہ میں پلاسٹک کے موٹے شیٹ بچھا کر ان پر دسترخوان بچھائے گئے اور اس طرح سب احباب کو حضور کی معیت میں ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا حضور نے کھانا پکانے میں خدام کی مہارت کی تعریف کی اور خوشنودی کا اظہار کیا۔ اس خصوصی دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے

اس کے تھوڑی دیر بعد مغرب کا وقت ہو گیا چنانچہ حضور نے مسجد نور میں ساڑھے دس بجے شام مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔ نمازیں پڑھانے کے بعد حضور آرام کے لئے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

ناروے میں قیام کا تیسرا چوتھا اور پانچواں دن

جماعت احمدیہ ناروے نے حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ کو ناروے کے بعض خوبصورت علاقے دکھانے کا پروگرام بنایا تھا۔ طے یہ کیا گیا تھا کہ حضور اوسلو کے شمال میں کم از کم چھ سو کلومیٹر اندر تشریف لے جا کر وہاں تین دن گزاریں اور اوسلو کے دائیں جانب شمال مشرق کی طرف سے روانہ ہو کر ایک دائرہ کی شکل میں سفر کرتے ہوئے شمال مغرب کی جانب سے واپس اوسلو تشریف لائیں تا کہ ایک وسیع علاقہ گھوم پھر کر دیکھنے سے اُس قدرتی حسن کا کچھ اندازہ ہو سکے جس سے اللہ تعالیٰ نے ناروے کی سرزمین کو مالا مال فرمایا ہے۔

چنانچہ حضور دفتری امور میں بعض اہلِ قافلہ اور مقامی احباب کی ڈیوٹی مقرر فرمانے اور ڈاک اور دفتری امور اور بالخصوص مالی امور کی چھان بین اور حساب کتاب کی انجام دہی سے متعلق تفصیلی ہدایات دینے کے بعد ۲ر اگست بعد دوپہر افرادِ خاندان، قافلہ کے افراد اور متعدد مقامی احباب کی معیت میں ۲ بجے جبکہ موٹر کاروں سے روانہ ہوئے حضور حسب پروگرام اوسلو سے شمال مشرق کی جانب سڑک نمبر ۳ پر سفر کرتے ہوئے قریباً تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے اوٹا (OTTA) نامی مقام پر پہنچے اور وہاں سے سڑک نمبر ۱۵ پر لانگے واٹن (LANGEVATN) تک سفر جاری رکھا وہاں سے روڈ نمبر ۵۸ کی طرف مڑ کر گیران گر (GEIRANGER) نامی مقام پر آئے اور وہاں کچھ وقت قدرتی مناظر دیکھنے کے بعد اُسی راستہ گیران گر واپس آ کر روڈ نمبر ۱۵ پر سٹرن (STYRN) نامی مقام کی طرف سفر جاری رکھا یہاں سے روڈ نمبر ۶۰ پر بِرک جیلو (BYRKJELO) تک سفر کیا اور پھر وہاں سے روڈ نمبر ۱۴ کے ذریعہ رات گیارہ بجے کے قریب شناؤ نامی مقام پر پہنچے اور یہاں رات بسر کرنے کے لئے ہوٹل میں قیام فرمایا۔

دوسرے روز یعنی ۳ر اگست کو حضور شنائی سے روانہ ہو کر موس کوک (MOSKOG) تھیوگم (TJUGUM) ہیلا (HELLA) کھوپان گر (KAUPANGER) اور گوودان گیر نامی مقامات سے ہوتے ہوئے شام کو ستان ہائم (STALHEIM) نامی مقام پہنچے اور وہاں رات ایک ہوٹل میں قیام فرمایا اس روز حضور نے ۲۷۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ شنائی نامی مقام سے شمال مغرب کی طرف اوسلو کی جانب واپسی کا سفر شروع ہو چکا تھا۔

تیسرے دن یعنی ۴ر اگست کو حضور ستان ہائم سے روانہ ہو کر سین (SEIN) الوک برراوک (ULVIK-BRURAVIK) اور بریمنس (BRIMNES) نامی مقامات سے ہوتے ہوئے ساڑھے نو بجے شام اوسلو واپس تشریف لائے اس روز حضور نے ۴۲۳ کلومیٹر فاصلہ طے کیا ان تین دنوں میں حضور نے مجموعی طور پر ۱۲۲۰ کلومیٹر سفر کیا اور اس طرح حضور کو ناروے کا ایک وسیع علاقہ دیکھنے اور ناروے کے جغرافیائی اور تمدنی حالات کا مطالعہ کرنے اور اہلِ ناروے کے مزاج کو سمجھنے کا موقع ملا یہ سارا علاقہ بلند و بالا برف پوش پہاڑوں گلیشئرز، دلفریب فیوڈز، سرسبز و شاداب وادیوں، خوشنما جھیلوں، چشموں، آبشاروں اور بل کھاتے ہوئے راستوں سے پٹا پڑا ہے۔ اور ہر طرف نہایت حسین و جمیل قدرتی مناظر پھیلے ہوئے ہیں

حضور ان قدرتی مناظر کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے لاتعداد جلووں کا بہت پُر معارف انداز میں تذکرہ فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہے راستہ میں جہاں بھی نماز کا وقت آجاتا حضور کسی صاف ستھری جگہ پر نماز پڑھاتے اور نماز کے بعد احباب کو پُر معارف ارشادات سے نوازتے بعض مقامات پر حضور کو غیر ملکی سیاحوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے مواقع بھی ملتے رہے ہوٹلوں میں قیام کے دوران فجر کی نماز پڑھاتے رہے اور بعد ازاں علوم و معارف سے سرفراز فرماتے رہے حضور کی معیت میں یہ مطالعاتی دورہ جملہ ہمراہیوں کے لئے ازحد ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان و عرفان کا موجب ہوا ناروے اور اہالیان ناروے کے متعلق حضور نے جو تاثرات اخذ کئے حضور نے انہیں اوسلو واپس جا کر پریس کانفرنس میں نارویجین اخبار نویسوں کے سامنے بیان فرمایا۔

دورہ سے اوسلو واپس تشریف لانے کے ایک گھنٹہ بعد حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر آرام کی غرض سے قیامگاہ پر واپس تشریف لے گئے۔

ولادت

(۱) — اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ساکن جبر چرلہ (آندھرا) کو اہلیہ ثانی سے دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے واضح رہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ولادت سے کافی عرصہ قبل اپنی مبارک زندگی میں ہی ہونے والے بچے کا نام "داؤد احمد" تجویز فرمایا تھا گویا نومولود سیدنا حضور نور اللہ مرقدہٗ کی قبولیت دعا کے بے شمار نشانات میں ایک اور روشن نشان کا اضافہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک الاحسان العظیم۔ عزیز نومولود مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

(۲) — اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے برادرم مکرم ذوالفقار صاحب دکاندار قادیان کو بتاریخ ۲۰/۹/۸۲ چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ۔ خوشی کے اس موقع پر مختلف مدات میں بیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا۔

خاندان بدر اور ان بھائیوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ قارئین بدر سے نومولودین کے نیک، صالح و خادم دین ہونے اور صحت و عافیت والی دراز عمر پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تین روزہ دورۂ سویڈن

مقامی اخبارات میں حضور کی آمد کی تفصیلی خبریں اور دین اسلام کا تفصیلی تذکرہ

احباب جماعت کی ملاقاتیں ۔ مجلس شوریٰ کے اجلاسات ۔ حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و تبلیغی ہدایات

سویڈن کے مبلغ انچارج مکرم حامد کریم محمود صاحب کی وکالت تبشیر تحریک جدید کو مرسلہ رپورٹ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مع افرادِ قافلہ مورخہ ۸ر اگست ۱۹۸۲ء سے ۱۰ر اگست ۱۹۸۲ء تک اپنے بابرکت دورِ خلافت کا پہلا دورۂ سویڈن فرمایا۔ حضور کے اس دورے کی کسی قدر تفاصیل پیش ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۸ر اگست شام ۶ بجے مسجد ناصر گاتھن برگ تشریف لائے۔ سویڈن اور ناروے کے بارڈر پر حضور کا استقبال کرنے کا شرف خاکسار کے علاوہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب (ابن مکرم مرزا منیر السمیع صاحب) مکرم نصیر الحق صاحب (ابن مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب) اور مکرم منظر سعید صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم) کو حاصل ہوا۔ حضور نے تمام مذکورہ دوستوں کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا اور پھر سویڈن کا سفر شروع فرمایا۔

شام ۶ بجے حضور ایدہ اللہ مع افرادِ قافلہ مسجد ناصر میں تشریف لائے جہاں برادرم مکرم میر عبد القدیر صاحب نائب مبلغ سویڈن نے احباب کے ہمراہ حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے تمام موجودہ افرادِ جماعت سے تعارف حاصل کیا اس موقعہ پر ہمارے بزرگ سلسلہ دین بھائی مکرم شعیب موسیٰ صاحب، مکرم سواد موسیٰ صاحب اور ان کے بچے بھی حاضر تھے اور حضور کی شفقت سے خوب محظوظ ہوتے رہے۔

شام کی چائے، تمام مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔ ابعدہٗ حضور مسجد کے باہر کھلے لان میں تشریف لے آئے اور احباب کے ساتھ خوب گھل مل کر ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ رات دس بجے کے قریب حضور نے نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا فرمائیں۔

نماز پڑھنے سے قبل حضور نے احباب کی توجہ اس اہم امر کی طرف مبذول کروائی کہ دیکھا گیا ہے کہ امام جب مسافر ہو تو اس نے نماز قصر کرنی ہوتی ہے وہ جب دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرتا ہے تو ابھی سلام سے پوری طرح فارغ نہیں ہوتا کہ مقتدی (مقیم) فوراً کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے ہیں حالانکہ جب تک امام پوری طرح سلام پھیر کر فارغ نہیں ہو جاتا مقتدیوں کو انتظار کرنا چاہیئے اور امام کے سلام مکمل کرنے پر کھڑے ہونا چاہیئے۔ نمازوں سے فارغ ہو کر حضور مسجد میں ہی تشریف فرما رہے اور علم و عرفان کی مجلس ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس میں دوستوں کے مختلف سوالات کے حضور نے جواب ارشاد فرمائے بعدہٗ تمام مہمانوں نے مسجد کے ہال میں کھانا تناول فرمایا۔

۹ر تاریخ کو حضور نے نماز فجر باجماعت مسجد میں تشریف لا کر ادا فرمائی سوا نو بجے حضور دفتر میں تشریف لے آئے اور خاکسار اور برادرم میر عبد القدیر صاحب سے مختلف امور کے متعلق استفسار فرمایا مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب سیکرٹری احمدیہ جوبلی فنڈ و صدر مجلس انصار اللہ نے مشن کے حسابات کو چیک کیا اور اس سلسلہ میں ہدایات دیں۔

پریس کانفرنس

آج چونکہ گیارہ بجے صبح پریس کانفرنس رکھی ہوئی تھی اس لئے احمدی احباب بھی کثرت سے مسجد پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور آکر حضور کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے۔

پورے گیارہ بجے گاتھن برگ کی سب سے بڑی اخبار "گاتھن برگ پوسٹن" اور "آر تبیت" کے فوٹو گرافر اور انٹرویو لینے والے مسجد میں آگئے تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ پریس کانفرنس جاری رہی اور حضور نے بڑی وضاحت سے جماعت کے متعلق ان کو تعارف کروایا اور ان کے ہر قسم کے سوالات کا جواب دیا بعد میں حضور نے دونوں اخباروں کے نمائندگان سے سویڈن کے حالات دریافت فرمائے۔

اگلے دن ۱۰ر اگست کو اخبارات میں حضور کے انٹرویو کی خبریں مع حضور کے فوٹو کے شائع ہوئیں اور بڑے اچھے طریق پر جماعت کا تعارف شائع ہوا گاتھن برگ پوسٹن کی روزانہ اشاعت دو لاکھ سے زائد ہے۔

پریس کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے احباب میں تشریف لا کر ان کے حالات دریافت فرمائے بعدہٗ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا ڈیڑھ بجے حضور نے نماز ظہر باجماعت ادا فرمائی بعد میں حضور نے کچھ آرام فرمایا۔ اس دوران مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے بارے میں مکرم نصیر الحق صاحب قائد مجلس سویڈن کو بعض ہدایات دیں اور خدام الاحمدیہ کے حسابات کی پڑتال کی اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے خاکسار سے مشن کے تمام حسابات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔

پانچ بجے حضور نے عصر کی نماز پڑھائی اس کے بعد حضور مسجد میں تشریف فرما رہے اور چندوں کی ادائیگی کے متعلق احباب و خواتین کو توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ شرح کے حساب سے ہر کمانے والا مرد اور عورت چندہ ادا کرے اگر کسی کو مجبوری ہو اور وقتی طور پر شرح چندہ نہ دے سکتا ہو تو اپنے حالات خلیفۃ المسیح کو لکھ کر اجازت حاصل کرے حضور نے احباب کی تربیت کے متعلق بھی ضروری ارشادات فرمائے یہ مجلس تقریباً

تقریباً تین گھنٹے جاری رہی بعدہٗ حضور کی خدمت میں درخواست تجدید بیعت کے متعلق کی گئی جس کو حضور نے منظور فرماتے ہوئے تمام احباب جماعت سے دستی بیعت لی بیعت تجدید کا یہ منظر بہت رقت آمیز تھا تمام مرد وزن بیعت کے الفاظ حضور کے ساتھ دہراتے ہوئے زار و قطار رو رہے تھے اللہ تعالیٰ ہماری یہ بیعت قبول فرمائے اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے آمین۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے دوران ہر ملک میں جماعت کی شوریٰ کا افتتاح حضور نے فرمایا اور اس کی صدارت خود فرمائی حضور کی معاونت مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ نے کی حضور نے فرمایا کہ اس قسم کی شوریٰ کم از کم ایک بار سال میں ضرور ہوا کرے جس میں تبلیغی تربیتی اور مالی امور پر آراء پیش ہوں اور احباب اس میں شامل ہوں چنانچہ اس موقعہ پر مکرم عبدالماجد ظفر۔ مکرم محمود احمد ورک، مکرم مرزا مسعود احمد مکرم مبشر سعید، مکرم مشہود الحق، مکرم شعیب موسیٰ اور مکرم احمد محمود صاحب نے مختلف آراء پیش کیں جن کو حضور نے سراہا کہ بعض تجاویز بہت کارآمد اور مفید ہیں ان کی عملی شکل جماعت کو پیش کرنی چاہیئے اس مجلس شوریٰ میں زیادہ طور پر تبلیغی معاملات زیر بحث آئے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار تقریر میں کیا۔ مجلس شوریٰ کی کاروائی ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی بعد میں حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر تمام احباب سے علیحدہ علیحدہ مشن ہاؤس کے ڈرائینگ روم میں ملاقات فرمائی احباب نے اپنے بچوں سمیت حضور کے ساتھ تصاویر اتروائیں اور اپنے ذاتی حالات بیان کر کے دعا کی درخواست کی۔

تقریباً ۱۱ بجے حضور نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر کھانے میں شمولیت فرمائی جس میں تمام احباب شامل ہوئے مستورات کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام تھا جس میں حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے لجنہ کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا۔ بعض احباب جو سٹاک ہالم سے آئے تھے انہوں نے حضور سے اجازت حاصل کی حضور نے دعاؤں کے ساتھ ان کو رخصت کیا۔

۱۰ اگست کو حضور نے فجر کی نماز باجماعت ادا فرمائی، ناشتہ سے فارغ ہو کر آج حضور کی دالمو جماعت سے ملاقات تھی اور مالمو سے کوپن ہیگن تشریف لے جانا تھا۔

مکرم نور الحق صاحب، جو کہ مسجد کے قریب رہتے ہیں انہوں نے حضور کی خدمت میں گزارش کی کہ ان کے گھر تشریف لے جا کر برکت بخشیں حضور ان کی درخواست قبول فرماتے ہوئے چند منٹ کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

۹½ بجے حضور کا قافلہ مالمو کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں مکرم محمود ورک صاحب کی درخواست پر حضور کچھ دیر کے لئے BORAS ان کے گھر بھی تشریف لے گئے سوا گیارہ بجے BORAS سے روانہ ہو کر پونے تین بجے مالمو پہنچے۔

احباب جماعت مالمو نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایک خوبصورت ہوٹل میں دیا۔ جو کہ پانی کی ایک بلند ٹینکی پر واقع ہے اور جہاں سے سارے شہر کا منظر بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے دوپہر کا کھانا حضور نے تمام احباب کے ساتھ مل کر تناول فرمایا مالمو سے ۲۵ کلو میٹر دور مکرم عبدالرؤف خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت مالمو مکرم مصطفیٰ کامل جامع مصری احمدی اور مکرم مسعود بٹ صاحب نے حضور کا استقبال کیا کھانے سے فارغ ہو کر حضور نے نمازیں پڑھائیں۔ بعدہٗ مکرم بابر محمود ابن مکرم مصطفیٰ محمود صاحب نے تلاوت کی مکرم عبدالرؤف خان صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف کروایا اس موقعہ پر ہمارے چند کیمبین اور نائیجیرین احمدی حاضر تھے حضور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا اور جماعت کے احباب کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی تلقین فرمائی تمام کو ۴½ بجے حضور نے تمام افراد جماعت سمیت پُرسوز دعا فرمائی۔

احمدی بہنوں نے حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کی حضور نے بھی خواتین سے ملاقات کی اور ان کے بچوں سے اظہار شفقت فرمایا یہاں سے روانہ ہو کر حضور نے LIMHAMN سے کوپن ہیگن کے لئے فیری لینا تھی۔ سوا پانچ بجے شام حضور فیری پر تشریف لے گئے۔ گوٹن برگ سے حضور کے قافلہ کے ساتھ مکرم میر عبدالقدیر صاحب۔ مکرم نصیر الحق صاحب مکرم محمود ورک صاحب مکرم رانا جمیل احمد صاحب، مکرم مشہود الحق صاحب مکرم مبشر سعید احمد صاحب اور خاکسار کو مالمو جانے کا شرف حاصل ہوا۔

شکریہ احباب: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے جن احباب و خواتین نے مشن کے ساتھ خاص تعاون کیا ان کے نام شکریہ اور درخواست دعا کے ساتھ لکھے جا رہے ہیں۔ کھانا وغیرہ تیار کرنے میں مکرم مسعود احمد صاحب ابن مکرم جی ایم صادق صاحب ربوہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ، مکرم شیخ طاہر احمد صاحب، مکرم چوہدری ہدایت صاحب مع اہلیہ صاحبہ، مکرم مرزا مودود بیگ صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کھانا کھلانے والوں میں مکرم مرزا مسعود احمد صاحب، مکرم مشہود الحق صاحب، مکرم شیخ الطاف الرحمٰن صاحب شکریہ کے مستحق ہیں۔ پریس نمائندگان کا خیال رکھنے میں مکرم عبدالماجد ظفر مکرم راشد ظفر شکریہ کے قابل ہیں۔

مشن کے کاموں میں گاڑی پیش کرنے کے سلسلہ میں مکرم مبشر سعید صاحب اور مکرم نعیم چوہدری صاحب خاص شکریہ کے قابل ہیں۔

مکرم مرزا مودود بیگ صاحب اور مکرم محمود احمد ورک صاحب نے مشن ہاؤس کے لئے ایک خوبصورت صوفہ خریدنے میں معاونت کی اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

مالمو میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعوت استقبالیہ کے سلسلہ میں مکرم عبدالکریم جون صاحب اور مکرم منیر احمد چوہدری صاحب نے بہت محنت سے کام کیا جزاہم اللہ احسن الجزاء مسجد ناصر کی تزئین کے سلسلہ میں مکرم نصیر الحق صاحب، مکرم مشہود الحق صاحب اور مکرم میر عبدالقدیر صاحب نے بہت جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام احباب کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے اور ان کی مخلصانہ میں برکت دے

(منقول از الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء)

دعائے مغفرت

(۱) - خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز سید عبدالباری سلمہٗ کی اہلیہ عزیزہ سیدہ میمونۃ النساء صاحبہ بتاریخ ۲۷/۸/۸۲ بعمر ۲۰ سال کٹک میڈیکل کالج ہسپتال میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید کریم بخش صدر جماعت احمدیہ سونگاؤں (اڑیسہ)

(۲) — خاکسار کی والدہ محترمہ زیب النساء بیگم صاحبہ عرف حسنہ بیگم اہلیہ مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم رانچی کا بتاریخ ۹/۸/۸۲ انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنی زندگی میں ایک فرض شناس ماں، ایک مخلص احمدی خاتون اور انسان دوست ہونے کی نمایاں مثال قائم کی۔ دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہیں اپنے ان نمایاں اوصاف کی وجہ سے مرحومہ جماعت اور غیر از جماعت دونوں حلقوں میں مقبول تھیں۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے

خاکسار: سید آفتاب احمد نئی دہلی

(۳) - میرے بڑے داماد عزیز مکرم خواجہ جمیل احمد صاحب دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۴/۹/۸۲ کو ربوہ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا ایک بیٹی اور جوان سال بیوہ سوگوار چھوڑی ہے۔ بزرگان و احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا کفیل و کارساز ہو آمین۔

خاکسار: خواجہ عبدالستار درویش قادیان

(۴) — خاکسار کی والدہ محترمہ مورخہ ۲۸/۸/۸۲ کو ربوہ میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ والدہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: احمد حسین درویش قادیان

(۵) — خاکسار کے دادا مکرم دریا خان صاحب ساکن کیرنگ بعمر ۱۱۰ سال مورخہ ۱۶/۹/۸۲ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار اور مخلص احمدی بزرگ تھے زندگی کے آخری حصہ میں ربوہ جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہوئے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: امیر الدین خان کیرنگ (اڑیسہ)

اساتذہ پاکستان کی قابلِ تحسین خدمات

اور

اربابِ حکومت سے چند گزارشات

از مکرم الحاج مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس۔ سی۔ ایل ایل بی حیدرآباد دکن

اسلامیہ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج ساہیوال اور گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے اسسٹنٹ پروفیسران شیخ محمد رفیق صاحب، سید مسعود بخاری صاحب اور چوہدری نثار احمد صاحب نے انٹرمیڈیٹ کے طلباء و طالبات کے لئے بطورِ لازمی پرچہ "مطالعۂ پاکستان" کے نام سے جو تالیف فرمائی ہے وہ ماشاء اللہ بڑی ہی قابلِ قدر ہے اور نایاب معلومات کا ذخیرہ مہیا کرتی ہے۔ ہر قاری ان تینوں قابلِ قدر اساتذہ کی عرق ریزی، محنت اور کاوش کی داد دئیے بغیر نہیں رہ سکتا اللہ تعالیٰ نے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس کتاب میں دو ایک باتیں ایسی درج ہوگئی ہیں جو ——— طلباء کو دی جانے والی تعلیم کے نقطۂ نظر سے نظرِ ثانی کی محتاج محسوس ہوتی ہیں۔ نامور شعراء اکبر الٰہ آبادی، جگر مراد آبادی، جوش ملیح آبادی اور حفیظ جالندھری تذکرہ صفحہ ۲۱ کا جوں ہی ذکر ہو سننے والا فوری سمجھ جاتا ہے کہ یہ شعراء علی الترتیب الٰہ آباد، مراد آباد، ملیح آباد اور جالندھر کے متوطن تھے۔ مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی جن کا اس کتاب کے صفحہ ۱۱۱ پر ذکر ہے اور جو جامعہ عثمانیہ میں ہماری طالب علمی کے زمانہ میں ہمیں دینیات کا لازمی مضمون پڑھایا کرتے تھے وہ گیلان کے باشندے تھے اس لئے گیلانی لکھا جاتا ہے جس طرح فانی صاحب کے ساتھ ان کے وطن بدایوں سے متعلق صفحہ ۱۱۲ پر بدایونی لکھا گیا ہے۔ اندریں صورت صفحہ ۲۶ پر "قادیانیوں" اور صفحہ ۱۲۰ پر زیرِ عنوان "ختمِ نبوت" "قادیانی فرقہ" جو لکھا گیا ہے وہ طالب علم کی کسی حد تک صحیح راہنمائی کا موجب ہوگا جبکہ قادیان ایک مقام کا نام ہے جہاں سکھ اور ہندو بھی رہتے ہیں اور وطنیت کے ناطے قادیانی کہلاتے ہیں۔ اساتذہ تو تعلیم و تربیت کو صحیح رنگ میں پروان چڑھانے والے ہوتے ہیں لہٰذا جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی جماعت کو "جماعتِ احمدیہ" کے نام سے موسوم کیا ہے تو قادیانی فرقہ کے بجائے جماعت تحریر کرنا صحیح تعلیم ہوگی جس طرح کہ مولانا مودودی مرحوم نے اپنی جماعت کو "جماعتِ اسلامی" کا نام دیا تھا اور اس کتاب میں یہی نام جماعتِ اسلامی درج ہے۔

دوسری اہم بات جو صحیح رہبری کی محتاج ہے اور جسے صفحہ ۱۱۹ پر زیرِ عنوان "صدر اور وزیرِ اعظم کا مسلمان ہونا" درج کیا گیا ہے اس میں طلباء کو بتلایا جا رہا ہے کہ صدر اور وزیرِ اعظم کو اپنا عہدہ سنبھالتے ہوئے منجملہ اور الفاظ کے حلفاً ختمِ نبوت کے الفاظ کہنے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے کلامِ پاک میں آقائے نامدار سرورِ کائنات سردارِ دوجہاں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی منفرد شان یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ فرماتا ہے "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" اس ارشادِ باری تعالیٰ کے مطابق ختمِ نبوت کے الفاظ کی جگہ حلف میں خاتم النبیین کے الفاظ ہونا خالقِ کائنات کے الفاظ و مدح سرائی کی اتباع کی بدولت اس کی خوشنودی رضا اور برکتوں کا باعث رہے گا اس لئے کہ اس نے تخلیقِ کائنات کے ساتھ انبیاء و رسل کے بھیجنے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اور جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی جاتی ہے اور جو انسانوں کو اپنے خالق سے روشناس کرانے اور تعلق پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے ان تمام نبیوں کے آپؐ خاتم ہیں، نہ کہ صرف عہدۂ نبوت کے خاتم۔ اس طرح آپؐ کی رفعت اور شانِ بے نظیری کو خاتم النبیین کے علاوہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سے اجاگر کیا اور آپؐ کو سارے انبیاء پر فضیلت اس طرح عطا ہوئی کہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ اے انسان! آج میرے پیارے کے ذریعہ میں نے دین کی تکمیل کی ہے اپنی ساری نعمت کو آپؐ کی ذات سے ہمیشہ کیلئے وابستہ کر دیا ہے۔ اب قیامت تک اسلام ہی نجات کا باعث رہے گا۔ خاتم الاولیاء تو ہم پڑھتے اور سنتے آئے ہیں لیکن اس سے ختمِ ولایت کی اصطلاح وضع کر لینا کس حد تک صحیح سمجھا جا سکتا ہے، محتاجِ غور ہے۔

ایک اور امر بھی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ زمانہ طالب علمی ہی میں حکومتِ وقت کے بارے میں یہ تاثر طلباء کے ذہنوں میں جاگزیں کرنا کہ "بلاشبہ نفاذِ شریعت کے لئے اقدامات کی رفتار تسلی بخش نہیں" (صفحہ ۱۲۴) کس طرح مناسب تصور کیا جا سکتا ہے جبکہ احکامِ خداوندی تو یہ ہیں کہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ اس ارشادِ خداوندی کے حوالے سے طلباء کو حکومتِ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تعلیم دینی ہے اور بجائے الفاظ "کی رفتار تسلی بخش نہیں" کے یہ لکھا جانا اصولِ تعلیم اور ارشادِ خداوندی کے موجب ہوتا کہ "اقدامات کئے جا رہے ہیں"۔ ورنہ درسی کتاب میں حکومت پر اس قسم کی انگشت نمائی کس حد تک مناسب ہے؟ ۔ قابلِ غور ہے اس کتاب کے صفحہ ۱۲۰ پر زیرِ عنوان ختمِ نبوت یہ جملہ کہ

"قادیانی فرقہ اس کو توڑ مروڑ کر خود بھی مسلمانوں میں شامل ہو رہا تھا بعد میں دستور میں ترمیم کرکے وضاحت کر دی گئی کہ ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمانوں میں شمار نہیں ہوتا قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو مسلمانوں کی تعریف سے نکال دیا گیا ہے"۔

کس حد تک اصولِ تعلیم کے مطابق ہے محتاجِ توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے کلامِ پاک میں یہ حکم فرماتا ہے۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو بھی معبود بنا لیتے ہیں ان کو بھی برا بھلا نہ کہو اور اس درسی کتاب میں جو ہر طبقہ خیال کے طالب علم کے لئے تالیف کی گئی ہے ایک مسلک کے افراد کو قادیانی کا نام دینا اور اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا کہ "توڑ مروڑ کر خود بھی مسلمانوں میں شامل ہو رہا تھا"۔ کس حد تک صحیح اسلامی تعلیم میں داخل سمجھا جا سکتا ہے اور توڑ مروڑ کا الزام کس پر عائد ہو سکتا ہے یہ تعلیم دینا کہ "مسلمانوں میں شامل ہو رہا تھا بعد میں دستور میں ترمیم کرکے .. مسلمانوں کی تعریف سے نکال دیا گیا ہے"۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کی مناسبت میں کیونکر کہا جا سکتا ہے جبکہ آپ کی حیاتِ طیبہ کا نقطۂ مرکزی غیر مسلموں کو مسلمانوں میں شامل کرنا تھا اور یہاں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جو طبقہ مسلمانوں میں شامل ہو رہا تھا اسے مملکتِ اسلامیہ پاکستان نے مسلمانوں کی تعریف سے نکال دیا ہے۔ ممکن ہے درسی کتب میں اسی نوع کی تعلیمات کے پیشِ نظر قیاساً ہی کسی شاعر نے یہ کہا ہو ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملاں
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

پس اربابِ حل و عقد سے اس طرح کی توقع رکھتے ہیں ہم حق بجانب ہوں گے کہ طلباء کو امتِ مسلمہ کے صحیح اصولوں سے روشناس کرانے کی خاطر (۱) اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ پر الفاظ ختمِ نبوت کی جگہ اللہ تعالیٰ کے استعمال کئے ہوئے الفاظ کی آبیاری ہو اس کارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلیٰ وارفع منصبِ جلیلہ کو جس کے بموجب آپؐ کو سارے انسانوں ہی پر نہیں بلکہ سارے انبیاء پر فضیلت کا درجہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے الفاظ خاتم النبیین درج کئے جائیں گے (۲) صفحہ ۱۲۰ پر عنوان ختمِ نبوت کے تحت جو ساڑھے چار نامناسب سطریں ہیں وہ عنوان سمیت حذف کر دی جائیں گی اور (۳) صفحہ ۱۲۴ سے الفاظ "بلاشبہ نفاذِ شریعت کے لئے اقدامات کی رفتار تسلی بخش نہیں" یا تو حذف کر دئے جائیں گے یا ان کی جگہ یہ لکھ دیا جائے گا "بلاشبہ نفاذِ شریعت کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں" تاکہ درسی کتب میں ہر طبقہ کے طلباء کی تعلیم کے اصول کارفرما رہیں اور طلباء کے ذہنوں میں حکومتِ وقت کی اطاعت اور اس کے ساتھ ہر طرح کے تعاون کا جذبہ پرورش پاتا رہے۔ خدا کرے کہ اربابِ مقتدر ان معروضات پر فراخدلی کے ساتھ اور ٹھنڈے دل سے غور فرما لیں۔ بالآخر یہی عرض کیا جا سکتا ہے ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حسابِ کم و بیش را

تقریبِ رخصتانہ و شادی

مورخہ ۲۰/۹/۸۲ کو مکرم نذیر احمد صاحب درویش کی بیٹی عزیزہ امۃ الباسط سلمہا کی تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں مکرم چوہدری انور کمال صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ساکن بمبئی کے ساتھ پڑھا جا چکا تھا تمام پروگرام کے مطابق نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں دو لہا کی آمد ہوئی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے دعا کرائی جس کے بعد بارات مکرم نذیر احمد صاحب درویش کے مکان واقع محلہ ناصر آباد پہنچی جہاں اجتماعی دعا کے بعد رخصتی عمل میں آئی مورخہ ۲۲/۹/۸۲

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

بصوبہ آندھرا۔ میسور۔ مہاراشٹر

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ صوبہ آندھرا، میسور اور مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۱۱/۱۰/۸۲ سے قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۱/۱۰/۸۲	بلگام سادنت وڑی	۱۱/۱۱/۸۲	۲	۱۲/۱۱/۸۲
بمبئی	۱۳/۱۰/۸۲	۴	۱۸	سورب	۱۳	۱	۱۴
حیدرآباد	۱۹	۷	۲۶	ساگر	۱۴	۱	۱۵
سکندرآباد	۲۶	۲	۲۸	شموگہ	۱۵	۴	۱۹
شادنگر	۲۸	½	۲۸	مرکرہ	۱۹	۲	۲۱
جڑچرلہ	۲۸	½	۲۹	بنگلور	۲۲	۴	۲۷
محبوب نگر	۲۹	۱	۳۰	مدراس	۲۸	۳	۲/۱۲/۸۲
وڈمان	۳۰	۱	۳۱	یادگیر	۳	۳	۶
چنتہ کنٹہ	۳۱	۳	۴/۱۱/۸۲	تیماپور	۶	۱	۷
حیدرآباد	۴/۱۱/۸۲	۱	۵	دیودرگ	۷	۱	۸
عادل آباد	۶	۱	۶	گلبرگہ	۸	۱	۹
حیدرآباد	۷	۱	۸	حیدرآباد	۹	۱	۱۰
ہبلی	۹	۱	۱۰	قادیان	۱۳/۱۲/۸۲	-	-
لونڈہ	۱۰	۱	۱۱				

پروگرام دورہ مکرم مولوی صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جموں وکشمیر

جملہ عہدیداران مال و احباب جماعت احمدیہ صوبہ جموں وکشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی صاحب موصوف حسب درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ سیکرٹریان مال اور مبلغین کرام مولوی صاحب کے ساتھ کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۲/۱۰/۸۲	نادرآباد	۵/۱۱/۸۲	۲	۷/۱۱/۸۲
بجبہاڑہ	۱۲/۱۰/۸۲	۱	۱۳	نورپتہ	۷	۲	۹
بڈھانول	۱۳	۲	۱۵	آسنور	۹	۳	۱۲
ہموسانی	۱۵	۱	۱۶	کوریل	۱۲	۱	۱۳
چارکوٹ	۱۶	۲	۱۸	رشی نگر	۱۳	۲	۱۵
کالابن دھارکر	۱۸	۲	۲۰	مانورچین	۱۵	۱	۱۶
سلواہ گورسائی پنجفار تیر	۲۰	۲	۲۲	درفن زامن شوپیان	۱۶	۲	۱۸
شیندرہ پونچھ درہ	۲۲	۳	۲۵	مانلو	۱۸	۱	۱۹
جموں	۲۵	۱	۲۶	ہینشہ وار	۱۹	۱	۲۰
بھدرواہ	۲۶	۲	۲۸	آڑی پاریگام	۲۰	۱	۲۱
اسلام آباد	۲۸	۲	۳۰	سری نگر	۲۱	۳	۲۴
انوورہ بچھ پڑ	۳۰	۲	۱/۱۱/۸۲	ادنہ گام ترکہ پورہ	۲۴	۲	۲۶
مسند براڑی	۱/۱۱/۸۲	۱	۲	نوالہ بیگم مرگ	۲۶	۲	۲۸
بانڈی پورہ	[illegible]	۱	۳	سرینگر	۲۸	۱	۲۹
چک ایرپتھو زینہ گیر	۳	۱	۴	جموں	۲۹	۱	۳۰
				قادیان	۱/۱۲/۸۲	-	-

صدر صاحبان و سیکرٹریان مال تحریک جدید متوجہ ہوں

تحریک جدید کا سالِ رواں ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو ختم ہو رہا ہے حسب سابق اس سال بھی ماہ اکتوبر میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا پروگرام ہے۔ جملہ صدر صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس ماہ میں کوئی ہفتہ مقرر کر کے ہفتہ تحریک جدید کا اہتمام کریں جس میں ایک دن جلسہ کر کے چندہ تحریک جدید کی غرض و غایت و افادیت کے موضوع پر تقاریر کر کے تحریک جدید کی اہمیت واضح کریں اور اس ہفتہ کے دوران اپنی جماعت کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کوئی مرد و عورت بچہ ایسا نہ ہو جو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے رہ گیا ہو۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس بابرکت تحریک میں ہر فرد کی شمولیت کی تاکید فرمائی ہے جیسا کہ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لیں"۔

پس اس ہفتہ کو دعاؤں اور مستعدی سے کامیاب بنائیں اور اس کی رپورٹ دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

● مکرم محمد ظہور حسین صاحب تالچر (اڑیسہ) اپنے بیٹے عزیز اقبال احمد سلمہ کی آئی کام امتحان میں نمایاں کامیابی اور دوسرے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان اپنی خوشدامن محترمہ (مقیم حیدرآباد) کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم غلام احمد صاحب ننگراہ شریف اپنے چھوٹے بھائی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم حبیب اللہ صاحب ڈار ناصر آباد مبلغ دس روپے برائے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم عنایت اللہ صاحب عرف بڈھا [illegible] اپنی بیٹی کے ہاں اولادِ نرینہ ہونے کے لئے ● مکرم محمد نذیر ڈار صاحب کیرنگ امتحان میٹرک میرا کامیاب ہونے پر بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ادا کر کے اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور اپنے بھائی مکرم محمد امجد صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب ننکی مونگھیر اپنے بھائی عزیز سید شاہد احمد صاحب اور مکرم عبد الحلیم خان صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ مونگھیر کی کامل صحت و شفایابی کے لئے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم سید ہارون رشید صاحب بی اے خانپور ملکی (بہار) [illegible] میں کامیابی اور باعزت ملازمت کے حصول کے لئے ● مکرم عبد الکریم رضی صاحب مونگھیر اپنے بیٹے عزیز عبد الحلیم کمال احمد سلمہ کے سٹیٹ بنک آف انڈیا کی ملازمت کے لئے منتخب ہو جانے اور خود کا ترقی کے ساتھ مونگھیر سے گریڈیہہ (بہار) میں تبادلہ ہو جانے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں تیس روپے ارسال کرتے ہوئے ہر دو خوشیوں کے بابرکت ہونے عزیزان اقبال احمد و افتخار احمد سلمہما اللہ کی امتحانات میں کامیابی اور عزیزان غلام احمد و جمال احمد سلمہما کو باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے ● مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب (بریلی) اپنی بہو کی بسہولت فرزند اور نیک، صالح و خادم دین اولاد عطا ہونے کے لئے ● مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی مبلغ سلسلہ اپنے برادر نسبتی مکرم وسیم احمد صاحب گنائی ساکن بھدرواہ (کشمیر) کے مثانہ کی تکلیف کے ازالہ اور کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم مولوی محمد زیب صاحب سابق مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل سابق مبلغ سلسلہ ساکن کوریل (کشمیر) کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے نیز علاقہ کولگام میں ژالہ باری کے سبب ہونے والے شدید نقصان کی تلافی کے لئے ● مکرم شمیم احمد صاحب شمیم ساکن ادنہ گام کشمیر اپنے تمام بھائی بہنوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور والدہ کی صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم [illegible] صاحب ناظم اپنی بحالی [illegible] مشکلات کے ازالہ اور آئیہ سیلاب زدگان کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

امرتسر تا قادیان چلنے والی ریل گاڑی کے بارہ میں ضروری اعلان:-

تحریر ہے کہ گزشتہ دنوں ریلوے حکام کی طرف سے امرتسر قادیان آنے والی شام کی ٹرین منسوخ کردی گئی تھی جس پر نظارت ہذا نے فوری طور پر متعلقہ ریلوے حکام کو امرتسر تا قادیان چلنے والی گاڑی کی اہمیت، دضرورت، کی طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ گاڑی بحال کردی جائے ابھی اس بارہ میں کارروائی چل ہی رہی تھی کہ اب نظارت ہذا کو یہ پریشان کن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریلوے حکام اس امرتسر تا قادیان چلنے والی گاڑی کو غیر منافع بخش قرار دے کر قطعی بند کرنے کے بارہ میں غور کر رہے ہیں اور اس طرح امرتسر تا قادیان صبح کے وقت جو ایک بار گاڑی آتی ہے وہ بھی بند کردی جائے گی۔

مرکز قادیان کی جانب سے کارروائی کرتے ہوئے نظارت ہذا متعلقہ سرکاری ریلوے حکام کو امرتسر تا قادیان چلنے والی ٹرین کی اہمیت، دافادیت کی طرف جا حتی چٹھیوں اور وفد کے ذریعہ توجہ دلا رہی ہے اور مندرجہ ذیل امور پر زور دے رہی ہے کہ:-

(۱) قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) دنیا بھر کے احمدیوں کے واسطے ایک مقدس مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔ تقریباً سارا سال مختلف بیرونی ممالک کے زائرین زیارت کی خاطر قادیان تشریف لاتے رہتے ہیں جس کا ریکارڈ سرکار کے پاس موجود ہے یہ زائرین امرتسر پہنچ کر قادیان آنے کے لئے اس گاڑی کا استعمال کرتے ہیں جس سے انہیں قادیان پہنچنے میں بسوں کی نسبت آسانی رہتی ہے اگر یہ گاڑی بند کردی گئی تو اس سے نہ صرف ہندوستان کے زائرین بلکہ غیر ملکی مہمانان کرام کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور دوسرے ممالک میں ہمارے ملک کی نیک نامی متاثر ہوگی۔

(۲) جلسہ سالانہ جو کہ ہر سال دسمبر میں قادیان میں منعقد ہوتا ہے اس سالانہ جلسہ میں بیرونی ممالک کے نمائندوں کے علاوہ، بھارت کے کنیا کماری سے لے کر کشمیر تک کے احمدی دور دور سے احباب اس عظیم جلسہ میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ حیدرآباد، بنگال اڑلیسہ اور مدراس سے کثیر تعداد میں لوگ ریلوے بوگیاں ریزرو کروا کر قادیان آتے ہیں۔ اگر قادیان کی یہ گاڑی بند کردی گئی تو ریل بوگیوں پر آنے والے ان زائرین کو امرتسر سے قادیان آنے اور جانے میں بہت دشواری اور مصوبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۳) قادیان میں ایک بڑی اناج منڈی ہے اور اب یہ تجارتی مرکز بنتا جارہا ہے۔ اس جہت سے اگر امرتسر قادیان مسافر گاڑی کے ساتھ مال گاڑی کے چند ڈبے لگا دئے جائیں تو مال و اسباب لانے اور لے جانے کی وجہ سے ریلوے کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

(۴) قادیان میں ۱۹۲۸ء میں ریل گاڑی آئی تھی۔ اس وقت بھی سری ہر گوبند پور تک اسے لے جانے کے لئے سروے ہوکر ریلوے پٹڑی کے لئے مٹی ڈالی جاچکی تھی بعد ازاں ریلوے لنک بیاس تک ملانے کا منصوبہ تھا تاکہ یہ ریلوے سٹیشن جاری و ساری رہے مگر افسوس ۵۴ سال میں اس علاقہ کو ترقی دینے کی بجائے اب ریلوے حکام بٹالہ قادیان ریلوے سیکشن کو بند کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ ۵۴ سال بعد قادیان کی گاڑی کو ختم کرنا کسی لحاظ سے بھی بھارت کی ترقی کے شایان شان نہیں ہے خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ قادیان ایک مقدس مقام اور انٹرنیشنل شہرت کا مقام بن چکا ہے۔

(۵) یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ امرتسر سے جو گاڑی قادیان آتی ہے اس گاڑی میں امرتسر سے قادیان تک براستہ بٹالہ آنے جانے والے مسافروں کی آمد کو اگر شمار کیا جائے تو کسی لحاظ سے امرتسر تا قادیان گاڑی خسارہ میں نہیں رہتی۔

مرکزی جماعت کے علاوہ قادیان اور نواحی علاقوں کے دوسرے طبقوں کے سرکردہ احباب بھی اس گاڑی کو بند نہ کرنے کیلئے سرکاری حکام کو زور دے رہے ہیں۔ لہذا آپ بھی اپنی جماعت کی طرف سے مندرجہ ذیل ایڈریسوں پر متعلقہ سرکاری ریلوے حکام کو اس گاڑی کو بند نہ کئے جانے کی طرف مندرجہ بالا امور کی روشنی میں بذریعہ چٹھیاں توجہ دلائیں اسی طرح اپنے دوسرے اثر و رسوخ کو بھی بروئے کار لاکر اس ٹرین کو بحال رکھنے کی کوشش فرمائی جائے نیز براہ مہربانی اپنی کارروائی سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ایڈریس جن پر چٹھیاں لکھ کر ریلوے حکام کو توجہ دلانی ہے:-

1. Chief Operating Supdtt
Northern Railway
Baroda House. (NEWS DELHI)
2. Divisional Manager
Northern Railways
Ferozpur Divesion - Ferozpur (P.B)
3. Station Master Amritsar (P.B)

ناظر امور عامہ قادیان

عزت احباب جماعت خصوصاً عہدہ داران کی توجہ کیلئے

(۱) چندہ جات کی رقوم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوائی جائیں اور اس کی مدوار تفصیل بھی ساتھ ہی بھجوا دی جائے نظارت ہذا کے نام موصول ہونے والے چیک، بنک ڈرافٹ اور بنک سلپس بھی ریکارڈ کرنے اور اس کی رسیدگی کی اطلاع دینے کے بعد مزید ضروری کارروائی کے لئے دفتر محاسب کو بھجوا دئے جاتے ہیں ایسی صورت میں بھی تفصیل ہمراہ بھجوانی ضروری ہے۔

(۲) مکرم محاسب صاحب کے نام بذریعہ منی آرڈر مرسلہ رقوم کے کوپن پر اس رقم کی تفصیل کے علاوہ اپنا صاف اور مکمل پتہ لکھا جائے۔ عام طور پر احباب اس بات کو نظر انداز کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی رقوم بلا تفصیل میں رکھ کر غیر ضروری خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور کوپن کارڈ بھجوانے میں بھی تاخیر ہو جاتی ہے۔

(۳) ایک ماہ تک کوپن کارڈ نہ ملنے کی صورت میں دفتر محاسب کو اور نظارت ہذا کو بھی یاد دہانی کا خط لکھا جائے۔

(۴) مرسلہ رقوم کی مدوار تفصیل کے علاوہ خاص طور پر چندہ جات۔ حصہ آمد۔ حصہ جائیداد۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ جوبلی فنڈ اور چندہ اخبار بدر کی اسم وار فہرست نظارت ہذا کو یا متعلقہ دفاتر کو بھجوانی ضروری ہے تاکہ ایسی رقوم کو نام وار ریکارڈ کرنے میں آسانی ہو۔

(۵) صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوائی جانے والی رقوم چندہ جات کو بذریعہ T.M یا بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجوانے کی صورت میں سٹیٹ بنک آف انڈیا اور پنجاب نیشنل بنک کی جملہ برانچوں کو کمیشن نہ لینے کے متعلق ان کے ہیڈ آفس کی طرف سے سرکلر جاری ہو چکا ہے اگر کہیں مشکل پیش آئے تو ایسے سرکلر کی نقل نظارت ہذا سے طلب کرکے متعلقہ بنک منیجر صاحب کی خدمت میں پیش کی جاسکتی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مورخہ ۱۳/۱۲/۱۴ اخاء/اکتوبر ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء

جملہ زعماء کرام و ناظمین اعلیٰ مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا سالانہ اجتماع ۱۳/۱۲/۱۴ اخاء/اکتوبر ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

زعماء کرام و ناظمین اعلیٰ کو چاہیئے کہ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں اور کم از کم ایک نمائندہ تو ہر مجلس سے ضرور آنا چاہیئے۔ نیز سالانہ اجتماع کے لئے فنڈ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے چندہ سالانہ اجتماع مرکز بھجوانے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۱۸ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی پون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے : ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF. بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16, MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور [illegible]
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ولویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۶۱۷

ارشادِ نبوی ؐ

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ" (صحیح مسلم)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں اور اعمال پر ہے

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"جس شخص نے اللہ کی کتاب کا ایک لفظ بھی پڑھا اس کے لئے نیکی ہوگی۔ اور نیکی کا بدلہ دس گنا ہے" (جامع ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲- سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

No. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE – 2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس -!!

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر -

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۸ ص ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشنڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)

حیدرآباد میں

فون — ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶/۱/۴/۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے